REGD No E.P.67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی تکلیف ہو گئی مگر رات نیند آگئی۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲۴ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲۳ اپریل۔ کل یہاں محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کے چھوٹے بیٹے کی شادی کی تقریب سعید منائی گئی۔ آج بعد نماز مغرب سیٹھ صاحب موصوف نے دعوت ولیمہ دی جس میں جملہ احباب قادیان اور ۲۵ غیر مسلم معززین شہر مدعو تھے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ آمین

(مفصل رپورٹ اندر ملاحظہ ہو)

تبت کی خانقاہوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نامعلوم زندگی کے حالات

واقعۂ صلیب کے بعد تبت، کشمیر اور نیپال کی طرف آنے کا تازہ ثبوت!

از جناب شیخ عبد القادر صاحب لاہور

ایک روسی سیاح مسٹر نوٹووچ نامی نے ۱۸۸۷ء میں ہندوستان کشمیر کی سیاحت کی۔ شہر کے کئی بہت خانوں کو دیکھا اور ان کے درویشوں اور علماء سے جن کو لامہ کہتے ہیں ملاقاتیں کیں۔ اثنائے گفتگو میں ایک لامہ سے اتفاقاً یہ بات معلوم ہوئی کہ مقدس عیسیٰ کی سوانح عمری بدھ مذہب کے قدیم کتب خانوں میں لکھی ہوئی موجود ہے۔ اس بات کو سن کر سیاح مذکور کو اس نئی بات کے معلوم کرنے کا بڑا شوق ہوا۔ کافی جستجو کے بعد اسے پتہ لگا کہ شہر ہمس کے کتب خانہ میں مسیح کی سوانح عمری موجود ہے۔ ترجمان کی مدد سے اس کا ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ پہلے فرانسیسی زبان میں شائع ہوا۔ بعد میں انگریزی میں ترجمہ ہو کر چھپا۔ اس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ نبی چودہ سال کے تھے کہ ایک قافلہ کے ساتھ ہندوستان میں آ رہے۔ ۲۹ سال کی عمر میں پھر اپنے وطن کو واپس گئے۔ جہاں یہودیوں کی مخالفت کے باوجود رومی گورنر پیلاطوس نے ان کو صلیب دے دی۔ اور کسی نامعلوم مقام پر ان کی نعش کو دفن کر دیا گیا۔ یہ حالات اسرائیل کے سوداگروں کی زبانی معلوم ہوئے۔

اس کتاب کی اشاعت سے قبل روم کے چرچ نے بڑی کوشش کی کہ یہ کتاب شائع نہ ہو۔ بہت سا جھگڑا پیدا ہوا اور لالچ دیا گیا جس کے باعث کتاب کی اشاعت رکی رہی۔ آخر ۱۸۹۴ء میں پہلی دفعہ یہ کتاب شائع ہوئی۔ اس کی اشاعت کے بعد مخالفت کا ایک طوفان کھڑا ہو گیا۔ پوری کوشش کی گئی کہ نوٹووچ کی سیاحت کو فرضی اور جعلی انجیل کو ایک اختراع ثابت کیا جائے۔ اس بحث میں پروفیسر میکس مولر جیسے فاضل علماء نے حصہ لیا۔ اس بحث کا جواب ۱۸۹۵ء میں مسٹر نوٹووچ نے اپنی کتاب کے انگریزی ایڈیشن میں دیا انہوں نے ناقابل تردید ثبوت پیش کئے کہ حیات کے حالات درست ہیں۔ حضرت مسیح کے حالات مختلف قسم کے نوشتوں میں منتشر ہیں۔ جن کو میں نے ایک ترتیب سے بیان کر دیا۔ کتاب کے انگریزی ایڈیشن میں اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے نوٹووچ نے لکھا:۔

"اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہمس کے مندر کی کتابوں میں ایسے فقرے موجود ہیں جن میں یہ حالات درج ہوں اور کیا میں نے ان کا مطلب ٹھیک طور پر ادا کیا ہے یا نہیں اس امر کی تحقیقات ہونی چاہیئے؟ میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اگر کوئی چاہے تو میں مشرقی زبان دانوں کے ساتھ تبت جا کر حالات مذکورہ کی تصدیق کرا دوں گا لیکن افسوس کہ میری تجویز کو کسی نے منظور نہ کیا۔ بلکہ بہت سے لوگوں نے محض مجھ پر اعتراض کرنا ہی کافی سمجھا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک امریکن مشن میری ہمراہی کے بغیر ہی اس امر کی تحقیقات کے لئے سفر ہمت کی تیاری کر رہا ہے۔ مجھے اس تحقیقات کا کچھ خوف نہیں بلکہ میں سچے دل سے ان کو آفرین کہتا ہوں اس تحقیق سے ثابت ہو جائے گا کہ میں نے کوئی نئی بات اپنی طرف سے نہیں گھڑی۔ بلکہ جو روایت عیسائی دنیا میں شروع سے چلی آتی ہے اس کو میں نے ایک معقول رنگ میں ظاہر کیا ہے۔"

حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ہندوستان کے متعلق عیسائی دنیا کی جس روایت کا انہوں نے ذکر کیا ہے اس کا علم انہیں ایک رومن کیتھولک پادری کے ذریعہ ہوا۔ جس کے پوپ سے مراسم تھے۔ اس نے بتایا کہ رومن چرچ کو اس روایت کا علم ہے۔ نوٹووچ نے لکھا ہے:۔

"اس امر کا اظہار خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ پادری صاحب نے مجھ سے کہہ دیا تھا کہ یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات رومن چرچ کے لئے نئے نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کے متعلق روم کے کتب خانہ میں تریسٹھ مکمل یا نامکمل قلمی کتابیں مختلف مشرقی زبانوں میں موجود ہیں جن کو مشنری لوگ ہندوستان، چین، مصر اور عرب سے روم میں لائے تھے۔"

بعد کے سیاحوں نے جو نتائج شائع کئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تبت کے کتب خانوں میں ایسی کتابیں موجود ہیں ان میں حضرت مسیح کی آمد ہندوستان کا ذکر ہے۔

ایک فاضل خاتون لیڈی میرک[1] نے ہمس جا کر تحقیق کی یہ خاتون لکھتی ہیں:۔

"لیہ شہر میں مسیح کی کہانی ہمیں ملتی ہے جو کہ یہاں عیسیٰ کے نام سے مشہور تھا اور ہمس کے بدھ معبد میں پندرہ سو سال قبل کی نہایت قیمتی دستاویزات رکھی ہیں جو کہ حیات مسیح کے ان ایام سے تعلق رکھتی ہیں جو کہ مسیح نے یہاں بسر کئے۔ ان میں لکھا ہے کہ اس علاقے میں مسیح کو خوش آمدید کہی گئی اور یہاں اس نے لوگوں کو تعلیم دی۔ طوفان نوح کی روایت بھی ملتی ہے"[1]

دوسرے سیاح نکولس رورخ ہیں جنہوں نے ۱۹۲۱ء میں ایک کتاب Heart of Asia کے نام سے شائع کی اس میں وہ لکھتے ہیں:۔

"سری نگر میں حضرت مسیح کی تشریف آوری کی عجیب کن روایت اس شہر میں پہلی بار ہمارے سامنے آئی بعد ازاں دوران سیاحت میں ہم نے دیکھا کہ یہ روایت کس درجہ پھیلی ہوئی ہے۔ نہ صرف کشمیر بلکہ ہندوستان لداخ اور وسط ایشیا کے دور دراز علاقوں میں بھی حضرت مسیح کی آمد روایت پائی جاتی ہے۔

لداخ کے شہر لیہ میں ہم نے دوبارہ حضرت مسیح کے یہاں آنے

(باقی صفحہ ۷ پر)

1- Lady Henrietta S. Merrick: In the world's attic 215 (1931)

مکرم صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ایک مخلص دوست کے بیٹے کی قادیان میں شادی کی تقریب

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان دار الامان

محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تیسرے اور سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم شریف احمد صاحب کا رشتہ عزیزہ فرزانہ تسنیم ہمشیرہ مکرم رشید الدین صاحب ابن میاں مبارک دین صاحب مرحوم ملتان شہر سے طے پایا۔ خاکسار جب گذشتہ سال ماہ ستمبر میں کلکتہ دورہ پر گیا تھا تو سیٹھ صاحب نے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ میں اپنے بچے کی شادی قادیان میں کرنی چاہتا ہوں۔

محترم سیٹھ صاحب یہ شادی کلکتہ اسی طرح چنیوٹ میں بھی کر سکتے تھے۔ لیکن آپ نے صرف اسی جذبہ کے تحت کہ ایک تو یہ شادی قادیان کی مقدس بستی میں ہو تو بہت بابرکت ہوگی اور دوسرا اپنے درویش بھائیوں اور بہنوں اور عزیزوں کے درمیان جن کا ہمیشہ آپ بہت خیال فرماتے ہیں اس خوشی کی تقریب کو منعقد کرنا پسند فرماتے تھے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ محترم سیٹھ صاحب کو قادیان میں یہ شادی کرکے بے پایاں مسرت حاصل ہوئی اور درویش احباب بھی اس خوشی میں پوری طرح شریک ہوئے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں ضروری امور کی تکمیل کے بعد ملتان سے لڑکی والوں کا قافلہ جو چھ افراد پر مشتمل تھا میاں رشید الدین صاحب ابن میاں مبارک دین صاحب مرحوم کے ساتھ اور کلکتہ سے ۱۹ افراد کا قافلہ محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کے ساتھ مورخہ ۱۱/۴/۶۲ کو قادیان وارد ہوا۔ مورخہ ۱۲/۴/۶۲ بروز جمعرات محترم مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں قریباً تمام درویشان مرد و زن کی موجودگی میں عزیزم شریف احمد صاحب بانی کا اعلانِ نکاح عزیزہ فرزانہ تسنیم کے ساتھ کیا۔ حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپے باندھا گیا۔

محترم مولوی صاحب نے آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد ان کی حسب موقعہ تشریح کرتے ہوئے میاں بیوی کے تعلقات، ان کے فرائض اور ذمہ داریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسلام نے نکاح کو ایک مقدس عہد قرار دیا ہے جس کو تا حیات حسن و خوبی سے نباہنے کی تاکید کی گئی ہے۔ آخر میں ایک لمبی پرسوز اجتماعی دعا ہوئی۔ بعدہٗ تمام درویشان نے باری باری محترم سیٹھ صاحب کو نکاح کی مبارکباد دی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح سے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

اگلے روز مورخہ ۱۳/۴/۶۲ کو بعد نماز عصر رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی جس میں ہر دو خاندانوں کی طرف سے جملہ درویش مردوں عورتوں اور بچوں کو اس تقریب میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ درویشان کرام کا ایک حصہ خاکسار کے ساتھ برات میں شامل تھا۔ جبکہ باقی دوستوں نے محترم مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل کی معیت میں لڑکی والوں کے ساتھ مل کر برات کا استقبال کیا۔ محترم سیٹھ صاحب کا قیام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے مردانہ حصۂ مکان میں رہا۔ اسی جگہ سے بعد نماز عصر وقت مقررہ پر برات کا روانہ ہونا قرار پایا۔ چنانچہ برات میں شامل احباب بڑے ذوق شوق سے جمع ہوئے۔ روانگی سے قبل مکرم حافظ عبدالرحمن صاحب درویش نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام "محمود کی آمین" سے حسب موقعہ چند دعائیہ اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ بعدہٗ خاکسار نے دعا کی اہمیت اور روحانی نقطۂ نگاہ سے اس کی قدر و منزلت پر مختصر تقریر کی۔ اور پھر اجتماعی دعا ہوئی۔ بعد دعا محترم سیٹھ صاحب کی معیت میں دولہا کو لے کر ساڑھے پانچ بجے کے قریب برات روانہ ہوئی جو تحریک جدید کے پرانے دفتر والی گلی سے احمدیہ چوک سے ہو کر مسجد مبارک کے بڑے گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔ مکرم میاں رشید الدین صاحب آف ملتان اور محترم مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل نے درویشان کی ایک بڑی جمعیت کے ساتھ مسجد مبارک کے بڑے گیٹ پر برات کا استقبال کیا۔ محترم سیٹھ صاحب اور ان کے بیٹے میاں شریف احمد صاحب بانی (دولہا میاں) اور برات کے دیگر سرکردہ افراد کو پھولوں کے ہار پہنائے اور بڑے تپاک سے برات کو مسجد مبارک میں لے جایا گیا جہاں شادی کی محفل کے انعقاد کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس پُر مسرت محفل کا بھی قرآن کریم کی تلاوت سے آغاز ہوا جو مکرم حافظ الدین صاحب نے کی۔ مکرم حافظ عبدالرحمن صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منظوم کلام "حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی" سے ایک لمبا حصہ جو حمد باری تعالیٰ اور پُر درد دعاؤں پر مشتمل ہے خوش الحانی سے سنایا۔ دوسرے نمبر پر مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے بھی حسب موقعہ ایک اچھی نظم پڑھ کر سنائی۔ ہر دو نظموں کے بعد خاکسار نے بتایا کہ محترم سیٹھ صاحب نے کس طرح اس پُر مسرت تقریب کو درویشان کرام کے اندر قادیان کی مقدس بستی میں منانے کی خواہش کی اور پھر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس کے سامان کر دیئے۔ پھر محترم سیٹھ صاحب کی سلسلہ اور درویشان سے خلوص محبت کا نتیجہ ہے کہ آج شادی کی یہ تقریب ایسی جگہ منائی جا رہی ہے جس کی نسبت الہامی بشارت مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ موجود ہے۔ اور یہ پہلی شادی کی تقریب ہے جو مسجد مبارک میں اس طرح پر منائی گئی۔ خدا تعالیٰ اس کو ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ اور اس عقد کے نتیجہ میں ایک نیک اور خادم دین نسل چلائے اور سیٹھ صاحب کے گھر کو اپنے فضلوں اور رحمتوں کے ساتھ بھر دے۔

دوسرے نمبر پر محترم مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے میاں رشید الدین صاحب ملتان کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے احباب کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ اگرچہ جانبین نے اپنے اصل مقامات سے دور قادیان میں آکر شادی کی تقریب منائی ہے۔ جو مسجد مبارک میں اس طرح پہ منائی گئی۔ خدا تعالیٰ اس کو ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ اور اس عقد کے نتیجہ میں ایک نیک اور خادم دین نسل چلائے اور سیٹھ صاحب کے گھر کو اپنے فضلوں اور رحمتوں کے ساتھ بھر دے۔

دوسرے نمبر پہ محترم مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے میاں رشید الدین صاحب آف ملتان کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے احباب کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ اگرچہ جانبین نے اپنے اصل مقامات سے دور قادیان میں آکر شادی کی یہ تقریب منائی لیکن روحانی پہلو سے یہ چیز ان کے لئے دلی تسکین اور راحت کا سبب بن گئی ہے۔ بالآخر احباب میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی تحریک زبانی پھر ایک لمبی پُر سوز اجتماعی دعا کی گئی

میاں رشید الدین صاحب آف ملتان۔ سیدہ ام متین صاحبہ والے مکان میں ٹھہرائے گئے تھے۔ الحمد رات کی طرف سے مغرب تا عشاء مستورات کی ضیافت بھی حضرت حضور پُر نور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے مکان جگہ بالائی صحن میں منائی گئی۔ وہیں دلہن کو بٹھایا گیا۔ اور مقامی مستورات جمع ہوئیں۔ اور اسی جگہ سے خلوص اور محبت کے ساتھ بچی کو رخصت کیا گیا۔ دلہن کو ڈولی میں بٹھا کر دولہا کی قیامگاہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے مردانہ حصہ مکان تک لے جایا گیا۔ اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔

شادی کے اگلے روز مورخہ ۱۴/۴/۶۲ کو محترم سیٹھ صاحب نے اپنے بیٹے کی طرف سے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں علاوہ ازیں قادیان کی تمام احمدی آبادی نیز باہر سے آئے ہوئے مہمان یا دوسرے مسلمان احباب مدعو تھے۔ علاوہ ازیں ۲۵ غیر مسلم معززین شہر نے بھی شرکت کی (باقی صفحہ ۱۲ پر)

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

شکریۂ احباب

منجانب محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ

اپنے تیسرے بیٹے عزیز شریف احمد کی شادی کی تقریب کے انتظامات کے سلسلہ میں میرے دل میں یہ تحریک ہوئی کہ کیوں نہ ہم یہ تقریب قادیان کی مقدس بستی میں سرانجام دیں۔ چنانچہ میں نے اپنی اس خواہش کا اظہار حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے کیا اور آپ نے مجھے پوری طرح سے اطمینان دلایا کہ درویشان قادیان تمام ضروری انتظامات کر دیں گے۔ جب ہم خاکسار نے اس کے مطابق شادی کی تاریخیں مقرر کر کے اپنے رشتہ داران اور احباب کو دعوت نامے بھجوا دیئے اور خود مع افراد خاندان ۱۱/۴/۶۲ کو قادیان پہنچ گیا۔ مجھے کبھی کبھی خیال آتا تھا کہ ہم گھر سے باہر یہ شادی کر رہے ہیں۔ اسلئے ممکن ہے انتظامات میں کوئی کمی رہ جائے۔ لیکن قادیان آکر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر نگرانی و ہدایات جو عمدہ رنگ کا اور مکمل انتظام ہمارے قیام و طعام۔ تقریب نکاح و رخصتانہ اور دعوت ولیمہ کا کیا گیا اور ہمارے درویش بھائیوں اور بہنوں اور عزیزوں نے جس للّٰہی محبت و اخلاص کا مظاہرہ کیا اس کو دیکھ کر میں اپنے پاس وہ الفاظ نہیں پاتا جن میں شکریہ ادا کر سکوں۔ یہ خدا تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیشہ کی طرح میرے سب کام اب بھی خود بنائے اور یہ تقریب بہت عمدگی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

میں اس اعلان کے ذریعہ اپنے تمام درویش بھائیوں۔ بہنوں اور عزیزوں کا اپنی طرف سے اور اپنی بیوی بچوں اور تمام رشتہ داروں کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضل و کرم ان سب پر نازل فرمائے۔ اور احمدیت کی برکت سے جو باہمی روحانی رشتہ داری کا تعلق ہم میں قائم ہوا ہے اسے ہمیشہ استوار رکھے۔ آمین۔

والسلام خاکسار
محمد صدیق بانی۔ حال وارد قادیان ۲۴/۴/۶۲

خطبہ جمعہ

کامیابی اور ترقی کا گر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرو

اور اسلام کے کسی بھی حکم کو حقیر نہ سمجھو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۲۱ء — بمقام ناسنور کشمیر

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مسلمان ہر روز پانچ وقتوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین یعنی ہمیں سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا۔ پانچ وقتوں میں کم سے کم

تیس چالیس دفعہ یہ دعا کی جاتی ہے

صبح سورج چڑھنے سے پہلے زوال کے بعد سورج ڈوبنے سے پہلے اور بعد اور سونے کے وقت اور علاوہ اس کے اور وقتوں میں بھی مسلمانوں کے پچھلے حصوں میں اور سورج نکلنے کے کچھ دیر بعد۔ یہ سیدھا راستہ کیا ہے جس کے لئے مسلمان دعا مانگتا ہے کہ مجھے مل جائے اور مجھے اس پر چلایا جاوے۔ یہاں قرآن کریم نے بیان تو فرمایا نہیں۔ صرف الفاظ رکھ دیئے ہیں کہ سیدھا راستہ دکھا۔ اس لئے کسی خاص بات تک اس دعا کو محدود کر دینا درست نہیں۔ یہ کہہ دینا کہ اس سے فلاں بات مراد ہے بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اگر کوئی خاص بات مراد ہوتی تو قرآن کوئی قرینہ بتلا دیتا یا بات بیان فرما دیتا۔ لیکن قرآن نے یہاں اشارۃً بھی نہیں بتلایا کہ کوئی خاص ہدایت مراد ہے۔ اور نہ کوئی قرینہ بیان کیا ہے کہ جس سے کوئی حد بندی ہو سکے۔ عام الفاظ رکھے ہیں۔ پس ہم عام معنے ہی لیتے ہیں کہ جس امر میں ہمیں سیدھا راستہ درکار ہو۔ اسی امر میں سیدھا راستہ مل جائے۔ میں ایک اصل بیان کرتا ہوں جس سے یہ علم دعا قبول ہو جائے۔

اگرچہ ہر ایک

دعا کی کیفیت

کو مد نظر رکھتی ہے۔ مختلف لوگ مختلف وقتوں میں جو دعائیں کرتے ہیں۔ خاص خاص درجہ کے ماتحت قبول ہوتی ہیں۔ یہ درجے کچھ اعمال کی وجہ سے ہوتے ہیں اور کچھ اخلاص کی وجہ سے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی دعا کی۔ اور آپ نبیوں کے سردار بن گئے۔ ایک طرف تو خدا تعالیٰ نے کام قریب کیا کہ آپ کو خدا تعالیٰ سے جدا کرنا مشکل ہو گیا۔

دوسری طرف بندوں پر وہ فیوض جاری کئے کہ آپ کے متبعین تک نبیوں میں شامل ہو گئے یا نبیوں جیسے ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی دعا کرتے تھے مگر خاتم النبیین نہیں بنے آپ کو اللہ تعالیٰ نے

صدیق کا درجہ

عطا فرمایا۔ اور سرداری اور استاذی امت کا درجہ ان کو ملا۔ اور ان کے ذریعہ اسلام کو دوبارہ قائم کیا گیا۔ مگر پھر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم والا درجہ نہیں ملا۔ حضرت عمرؓ بھی یہی دعا کرتے تھے مگر ان کو وہ درجہ نہ ملا جو صدیق کو ملا۔ حضرت عثمانؓ بھی یہی دعا کرتے تھے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم مگر جو درجہ صدیق اور فاروقؓ کو ملا تھا۔ وہ حضرت عثمانؓ کو نہ ملا۔ حالانکہ وہ بھی یہی دعا پڑھتے تھے بلکہ زیادہ دفعہ پڑھتے تھے۔ بہ نسبت حضرت ابوبکرؓ کے جیسا کہ حدیثوں میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو

نمازوں کی وجہ سے فضیلت

نہیں بلکہ اس بات کی وجہ سے ہے جو ان کے دل میں ہے۔ پھر حضرت علیؓ بھی یہی دعا کرتے تھے۔ مگر ان کو وہ درجہ نصیب نہ ہوا۔ جو پہلوں کو ملا۔ پھر صحابہ میں سے عشرہ مبشرہ بھی یہی دعا کیا کرتے تھے۔ زبیرؓ۔ طلحہؓ۔ سعیدؓ۔ ابو عبیدہؓ وغیرہ ان میں بعض بعض سے بڑے اور بعض بعض سے چھوٹے تھے۔ مگر ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درجہ کو نہیں پہنچے۔ پھر اور صحابہؓ تھے جو اسلام کی راہ میں شہید ہو گیا

اسلام کی تعلیم

کو لوگوں تک پہنچایا۔ یا روحانی مدارج کو حاصل کیا۔ تصنیف کا کام کیا وغیرہ۔ مگر ان کو وہ درجہ نہ ملا جو اولی الذکر لوگوں کو ملا۔ پھر وہ لوگ بھی تھے جو نمازیں بھی پڑھتے تھے۔ مگر منافق تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے امام کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے تھے۔ مگر باوجود عشاء اور صبح کی نمازوں کے۔ ان کو کچھ بھی نہ ملا۔ ان کی نسبت فرمایا۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من

النار۔ آج مسلمان بھی یہی دعا پڑھتے ہیں۔ سجدوں میں بھی جاتے ہیں اور بڑے بڑے وظیفے پڑھتے چلے کاٹتے۔ نوافل پڑھتے ہیں۔ مگر جو ذلت برس رہی ہے۔ ذلت ہی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ پس دلائل کے ساتھ معلوم ہوا اخلاص کا حصہ بھی ضروری ہے۔ دو آدمی ایک ہی کھانا کھاتے ہیں۔ ایک موٹا ہوتا ہے دوسرا دبلا ہی رہتا ہے تو ہمیشہ عقلمند کو ہی نہیں دیکھا کرتے بلکہ اس کے ساتھ

اخلاص۔ ایمان اور اندرونی حالت

کو بھی دیکھتے ہیں جب پانی برستا ہے۔ تو ایک درخت کڑواہٹ میں بڑھ جاتا ہے۔ دوسرا شیرینی میں تیسرا کھٹاس میں۔ حالانکہ ایک ہی پانی ہوتا ہے۔ سیب کا درخت جو کم میٹھا ہے وہ کم ہی میٹھا ہے۔ جو زیادہ میٹھا ہے وہ اور زیادہ شیریں ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے کمال کے مطابق فائدہ اٹھایا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے اخلاص کے مطابق چونکہ حضرت ابوبکرؓ والا اخلاص حضرت عمرؓ میں نہ تھا۔ اگرچہ ان کا اخلاص بھی نہایت اعلیٰ تھا۔ اس لئے مدارج میں تفاوت ہوا۔ پس یہ دعا اھدنا الصراط المستقیم جو خدا تعالیٰ نے سکھائی ہے۔ مختلف لوگوں نے مختلف نتائج اس سے حاصل کئے ہیں۔ اور اپنے اپنے مدارج کے ماتحت ہر انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے میں اب وہ اصل بتاتا ہوں کہ جس سے ہر شخص اس دعا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ بقلبے

شریعت کے احکام

ہیں۔ ان کا چھوٹا یا بڑا ہونا انسان کی اپنی حیثیت پر ہوتا ہے۔ اصل بات اسلام کی یہ ہے کہ ان ان اللہ تعالیٰ۔ یہ کافر ہے مسلمہ ہو اسی لئے ہمارا نام مسلمہ رکھا گیا ہے مصلی نہیں رکھا گیا۔ نہ موحد حالانکہ توحید سب سے بڑا عقیدہ اور صلوٰۃ سب سے بڑی عبادت ہے۔ ہمارا نام حاجی بھی نہیں رکھا۔ اور نہ ہی خیراتی یا صدقہ دینے والا رکھا ہے۔ ہدایت پر چلنے والے کا نام مسلم ہے اس لئے اھدنا الصراط المستقیم کے معنی یہ ہیں ہم کو اسلام دے۔ یعنی فرمانبرداری کا راستہ۔ مگر یہ ملتا درجہ کے مطابق ہی ہے

ایک اسلام حضرت ابراہیم کا بھی تھا۔ ان کو ان کے رب نے کہا۔ اسلم تو انہوں نے کہا اسلمت لرب العلمین۔ اس کا نتیجہ نبوت تھا۔ ایک اسلام وہ تھا جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خاتم الانبیاء بن گئے۔ اب آپ کی شریعت قیامت تک چلے گی ایک شوشہ بھی اس کا کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور آپ کی اتباع کے بغیر اب کوئی کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ درجہ آپ کو بھی فرمانبرداری سے ملا۔ ایسی فرمانبرداری کہ کسی انسان نے ویسی نہ کی تھی۔ ویسا ہی فیض بھی پہنچا۔ پس سیدھے راستے کا نام اسلام ہے یعنی فرمانبرداری۔ اور جیسی جیسی کہ فرمانبرداری ہوگی ویسے ویسے نتائج ہوں گے۔ جس اخلاص کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ نے فرمانبرداری کی اس کے مطابق آپ صدیق تھے۔ پھر جس اخلاص کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمانبرداری کی اس کے مطابق ۔۔۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے امتی نبی کا درجہ دیا۔ سو اپنے اپنے اخلاص کے مطابق درجے ملتے ہیں۔

اخلاص متفاوت بھی ہوتا ہے۔ اور اعمال بھی۔ جتنی ترقی کوئی اس میں کرتا ہے اتنی ہی ترقی مدارج میں ہوتی ہے۔ اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو ہریرہؓ کا ایک ہی تھا۔ فرق صرف اعلیٰ اور ادنیٰ کا تھا پس

ایک ہی گر ترقی کا ہے

اور وہ یہ کہ انسان پورا مسلم بنے۔ کوئی خاص حکم مان کر انسان کو نجات نہیں مل سکتی۔ بلکہ سب حکموں کو ماننا ضروری ہے۔ نہ صرف نماز پڑھ کر نہ صرف روزہ رکھ کر اور نہ صرف حج کر کے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی شریعت کے کسی حکم کو نہیں مانتا یا اس کو ترک کرتا ہے۔ یا حقیر جانتا ہے تو وہ مسلمان نہیں رہتا۔ جب تک تمام احکام کا ادب نہ کرے اور کسی ایک حکم کی بھی حقارت نہ کرے اس وقت تک وہ مسلم نہیں ہے۔ حکم کوئی بھی چھوٹا بڑا نہیں ہے۔ جس حکم کو وہ چھوٹا سمجھ کر اس کی حقارت کرتا ہے وہی اس کے لئے بڑا ہے۔

بعض اوقات آیک ۔۔۔ معمولی ہوتی ہے مگر ایک شخص اسے نہیں معمولی سمجھتا مگر وہ

نفس زیادہ پڑھتا ہے اور سب ترکیب کرتا ہے۔ مگر جب اس ... کیا کیں باپ دادا کی یہ رسم نہیں چھوڑتا تب ہی وہ اسلام ... ہے۔ خدا تعالیٰ نے نہیں چاہتا کہ باپ دادا ایسے مشرکیں ہوں یا کوئی اور یاد رہے کہ حقارت اور چیز ہے اور کمزوری اور چیز ہے۔ پس انسان اللہ ... کے کسی حکم کو بھی حقیر نہ ... ورنہ کامل مسلمان نہیں ... ہو سکتے۔

لوگ بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں

مگر بعض اوقات ایک چھوٹی سی بات ترک نہیں کر سکتے۔ جیسے طہارت کا ذکر قرآن میں ہے۔ لوگ جہاد کے لئے مال۔ اپنے بال بچے اور وطن چھوڑ کر چلے اور جان دینے کو تیار رہتے۔ مگر نہر کا پانی نہ چھوڑ سکے۔ اس حکم کی حقارت کر دی۔ جس سے ساری قربانی برباد ہو گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جوش کی وجہ سے نکلے تھے۔ خدا کی خاطر نہیں نکلے تھے ورنہ ایسی نافرمانی نہ کرتے پس اگر کامیابی یا ترقی کرنا چاہتے ہو۔ تو جہاں خدا کا حکم آ رہے کبھی حقیر نہ سمجھو۔ رسم و رواج کو جب تک خدا کے لئے چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو گئے تب تک نمازیں روزے اور دوسرے اعمال آپ کو مسلمان نہیں بنا سکتے جہاں نفس فرمانبرداری سے انکار کرتا ہے۔ اسی موقعہ پر حقیقی فرمانبرداری کرنے کا نام اسلام ہے۔ اگر کوئی ایسا فرمانبردار نہیں ہے اور رسم و رواج کو مقدم کرتا ہے تو اس کا اسلام اسلام نہیں ہے۔

الفضل مورخہ ۲۷/۳/۶۳

... کے لئے ایک وقت چاہیئے۔ مگر ہماری جماعت کے اخبارات و رسائل پڑھنے والے اور اغیار ... پختہ ... کی شہادت اس بارہ میں ... جنہیں وقت ... کو سراہا گیا ہے اور ... حالات میں ... مختلف ... جماعت کے ... وہ بتا رہے ہیں کہ یہ کام ... الجماعت۔ آج کسی جماعت نے بھی نہیں کئے۔ ... تبلیغی کام اس جماعت کے سپرد ازل سے رکھا گیا تھا۔ وہ اس کے ذریعہ انجام پذیر ہوا اور ہو رہا ہے۔

تکمیل اشاعت اسلام کا کام بجز اس مرد احمد یعنی حضرت مسیح موعود و مہدی زماں کے اور کسی سے ممکن نہ تھا۔ اور ہمیشہ خدائی کام انہیں انسانوں اور ان کے قائم کردہ جماعتوں کے ذریعہ ہوتے ہیں۔ جو خدا کی طرف سے آتے ہیں ... دولت ... طاقت اور اس طرح کے دوسرے ... جماعت احمدیہ سے کہیں ... زیادہ

ان کے پاس ہے مگر تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام ان سے نہ ہو سکا۔ اور کس طرح ہوتا۔ جبکہ یہ زمینی لوگ ہیں۔ انہیں مادیات سے محبت ہے۔ اسلام ایک روحانیت کا پیغام ہے۔ اور اس کے پیغامبر وہی ہے جو روحانی پیغام سے محبت کرتے ہیں ... نعم ما قال المسیح الموعود

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں پر رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

احمدیت اور تکمیل اشاعت اسلام

از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر

قرآن مجید ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ اور قرآن پاک کی آیت، و آخرین منھم لما یلحقوا بھم کی بشارت کے مطابق ایک ایسا دور امت محمدیہ میں آنے والا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ انسان مسیح موعود و مہدی مسعود کی بعثت کے ذریعہ تکمیل اشاعت اسلام کا کام لے کر عالمی غلبہ اسلام کے حالات پیدا کرنے والا تھا۔ سو اس غرض کے لئے اس نے احمدیت کو قائم فرمایا۔ جو حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے نام کے مسلمانوں کو سچے اور کھرے مسلمان بنانے کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے۔ اسلام کے عاشق مسلمان جو تن من دھن کو دین کی خاطر قربان کرنے والے ہوں ان کا پیدا کرنا اس جماعت کا مقصد ہے۔ تاکہ اسلام کی تبلیغ دنیا بھر میں اور قرآن مجید کی اشاعت اکناف عالم میں ہو۔ اور مخالفین اسلام کے معاندانہ پروپیگنڈا۔ اور اُن کے گندے اعتراضات کا جواب دے کر اسلام کے نورانی اور روشن چہرہ کو دنیا پر ظاہر کیا جائے۔ یہی عظیم الشان مقصد ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ خود اپنے الفاظ میں جماعت احمدیہ کے قیام کے بارہ میں بیان فرماتے ہیں:-

(ا) "خدا تعالیٰ نے چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"

(الوصیت صفحہ)

(ب) "اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۷)

بفضل تعالیٰ "تکمیل اشاعت اسلام" کے اس اعلیٰ کام کے لئے جماعت احمدیہ پچھلے ستر سال سے دن رات کوشاں ہے۔ اور اس کے لئے متعدد ذرائع اختیار کئے جا چکے ہیں اور جا رہے ہیں۔ جماعت سے بھی یہی خواہش ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی ہے جو الٰہی دین کی اشاعت میں بسر ہو۔ اگر انسان ساری دنیا کا مالک ہو جائے اور اس قدر وسعت معاش حاصل ہو کر تمام سامان عیش کے جو دنیا میں ایک شہنشاہ کے لئے ممکن ہیں وہ سب عیش اسے حاصل ہوں پھر بھی وہ عیش نہیں بلکہ ایک قسم عذاب کی ہے جس کی تلخیاں کبھی ساتھ ساتھ کبھی بعد میں کھلتی ہیں"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ)

پھر فرمایا:-

"انسان اگر خدا تعالیٰ کے لئے زندگی وقف نہیں کرتا تو وہ یاد رکھے ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مبعوث کیا ہے"

(الحکم)

جس قدر اعلیٰ نظام تکمیل اشاعت اسلام کا ہے اس کی عجیب در عجیب شاخوں اور اُن کے کاموں کو دیکھ کر دشمن سے دشمن بھی اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ فی الواقع یہی سلسلہ ہے اور اس کے بانی خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ اور یقیناً یہ جماعت اسلام کے بانی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت قائم کی گئی ہے۔ جس کے ذریعہ اشاعت اسلام کا کام لیا جاتا ہے۔

ہماری جماعت کے موجودہ امام نے اس نظام کو ایک لحاظ سے اس طرح تقسیم کیا کہ اطفال الاحمدیہ۔ خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ جیسے اداروں میں ان کی عمر کے لحاظ سے بنا کر ان کی علیحدہ علیحدہ تنظیمیں بنائیں۔ دوسری طرف جماعتی نظام کو مختلف نظارتوں کے سپرد کیا۔ اور ان نظارتوں کے علیحدہ علیحدہ کام مقرر کئے۔ اور ان سب کا نگران اعلیٰ ناظر اعلیٰ مقرر کیا۔ مثلاً نظارت مال۔ خارجہ۔ عامہ۔ تعلیم و تربیت۔ دعوت و تبلیغ۔ محکمہ قضاء ... بہشتی مقبرہ وغیرہ وغیرہ۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے سپرد اُن کاموں کو کیا گیا۔ اور صدر انجمن احمدیہ ... خلیفہ وقت کے ماتحت کام کرتی ہے۔ تیسری طرف تحریک جدید کا کام پچھلے ۲۸ سال سے تحریک جدید کے نظام کے ماتحت چل رہا ہے۔ اور یہ بھی خلیفہ وقت کے ارشادات کے ماتحت کام کرتی ہے۔

چوتھی طرف تعلیمی نظام ابتداء سے لیکر ڈگری کے حصول تک اور تبلیغی نظام کے لئے مبلغین کی تیاری ان کو فعال بنانے کا علیحدہ کام ہے۔

پھر مبلغین کا ساری دنیا میں ایک جال بچھا دیا۔ پھر مختلف ملکوں اور مختلف زبانوں میں علوم اسلام کے ترویج و اشاعت کے سامان پیدا کر دیئے۔

غرض جو کچھ چاہیئے وہ سب اللہ تعالیٰ نے اسی جماعت کے ذریعہ سے باوجود اس کے کہ شدید مخالفت ہو رہی ہے ایسے وسائل آمادہ کئے اور جماعت ہو قلیل ہے

جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے

ماشاء اللہ خاص اس کے مطابق خدا نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ تکمیل اشاعت ... کا کام ایسا ہے کہ وہ دوست تو دوست دشمن بھی اسکے معترف و مداح ہیں۔ عوام۔ علماء اور سب ہی جماعت کے کاموں کی ایک معلوم ... خدا نے اس جماعت کے ذریعہ ایک عالمی روحانی انقلاب کی بنیاد ڈالی ہے۔ کہ آج بڑی سی بڑی قوم بھی ہماری جماعت کی اسلامی خدمات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتی

جماعت احمدیہ نے کس طرح تدریجاً ... اسلام کا کام کیا ہے اور کر رہی ہے اسکی تفصیل ...

ولادت

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مقیم ... ضلع انبالہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹/۲/۶۳ کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "رفیق احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی۔ درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ... سعید احمد درویش قادیان

جنوبی ہند کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج میسور سٹیٹ

تبلیغی دورہ کی نندگڑھ میں آمد

حسب پروگرام تبلیغی وفد مورخہ ۲۱-۳-۶۳ کو ہبلی سے روانہ ہو کر نندگڑھ پہنچا۔ یہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ متعلقہ مجسٹریٹ خانہ پور کی طرف سے نندگڑھ میں دفعہ ۱۴۴ کا پندرہ دن کے لئے نفاذ ہو چکا ہے اور بعض مقامی مسلمانوں کی شکایت کی بناء پر ہمارے جلسہ کو روک دیا گیا ہے۔ چونکہ ہماری جماعت حکومت کی وفادار اور قانون کی پابند جماعت ہے۔ اسلئے ہم نے اپنے جلسہ کے انعقاد کو ملتوی کر دیا۔

اسی دوران میں نندگڑھ شہر میں بعض معزز غیر مسلم بھی اراکینِ وفد سے ملنے کے لئے آئے۔ ان میں سے بعض ایسے تھے جو ہمارے پہلے جلسے کی صدارت بھی کر چکے تھے۔ انہوں نے بھی ہمارے جلسہ کے رک جانے پر اظہار ہمدردی و افسوس کیا۔

احباب جماعت سے مشورہ کر کے فیصلہ کیا گیا کہ ضلع کے ذمہ دار حکام سے مل کر صورتِ حالات ان کی خدمت میں پیش کی جائے۔ چنانچہ دوسرے روز اراکینِ وفد مع مقامی پریذیڈنٹ و مبلغ جناب مجاہد صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع بلگام۔ جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع بلگام اور انسپکٹر صاحب سی۔ آئی۔ ڈی سرکل بلگام سے ملے۔ اور ان کی خدمت میں یہ عرض پیش کیا گیا کہ آئین ہند میں سب کو مذہبی اور تبلیغی آزادی دی گئی ہے اس سے ہمیں بلاوجہ محروم کیا گیا ہے۔ ہماری جماعت کے تبلیغی دورے کئی سالوں سے مختلف ریاستوں میں ہو چکے ہیں۔ اور خود میسور سٹیٹ میں بھی۔ مگر کسی جگہ بھی جماعت احمدیہ کے جلسوں پر اس قسم کی پابندی نہیں لگائی گئی۔ کیونکہ حکومت پر یہ امر واضح ہو چکا ہے کہ ہماری جماعت پُرامن و صلح کن اور حکومت کی وفادار جماعت ہے۔ لہذا ہم کو ہمارا آئینی حق دیا جائے۔

چنانچہ ان ذمہ دار افسران نے ہماری گزارش کو ہمدردی سے سنا اور تخفیف کرنے کا وعدہ کیا۔ نندگڑھ کے جلسہ میں شمولیت کے لئے ڈنگی سے نو مبائع دوست مکرم گمٹ صاحب مع اہل و عیال و متعلقین تشریف لائے ہوئے تھے۔ چنانچہ وفد کے قیام کے دوران بیر ڈگی کے ایک غیر احمدی نوجوان امام حسین صاحب نے جو تاج گل گرا میں رہتے ہیں بیعت سلسلہ کا شرف حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوف کو استقامت بخشے۔ آمین

ہمیں جلسہ کے رک جانے کا جو افسوس تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تلافی ایک مخلص دوست کی بیعت کے ذریعہ کر دی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

مورخہ ۲۲-۳-۶۳ کی شام کو اراکینِ وفد بلگام سے بمبئی کے لئے روانہ ہو گئے۔

بمبئی میں وفد کی آمد

نندگڑھ ضلع بلگام سے فراغت کے بعد تبلیغی وفد مورخہ ۲۳-۳-۶۳ کو بمبئی پہنچا۔ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ بمبئی نے ۲۴-۳-۶۳ کو لیاقت منزل میں احباب جماعت کی ایک میٹنگ بلائی۔ اس میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے جماعت احمدیہ بمبئی کو صدر انجمن احمدیہ کا ریزولیوشن سنایا۔

بمبئی میں انفرادی تبلیغ

بمبئی کے بعد باندرہ اور سانت واڑی کا پروگرام تھا۔ مگر وہاں کی جماعت نے جلسے منعقد کرنے سے معذرت کر دی۔ اس لئے تبلیغی وفد ۲۹ر مارچ تک بمبئی میں ہی مقیم رہا۔ اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ بہت سے اشخاص کو دعوتِ حق پہنچاتا رہا۔ مورخہ ۲۹ر مارچ کو نماز جمعہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے پڑھائی۔

شیموگہ کے لئے روانگی

شیموگہ اور قریبی جماعتوں کے جلسوں کے انتظامات کے لئے خاکسار ۲۶-۳-۶۳ کو بمبئی سے شیموگہ کے لئے روانہ ہو گیا۔ ۳۰-۳-۶۳ کو باقی اراکین وفد بھی رات کے گیارہ بجے شیموگہ پہنچ گئے۔ تبلیغی دورہ کے لئے مکرم اختر حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ کی طرف سے ایک ہوٹل میں قیام کا معقول بندوبست کیا گیا تھا۔

شیموگہ کے تبلیغی پروگرام میں توسیع

شیموگہ میں شائع شدہ پروگرام کے مطابق تبلیغی وفد کا صرف دو دن قیام تھا۔ لیکن وہاں کی قریبی جماعتوں سے یہ اطلاع آئی کہ ان دنوں جلسے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جماعت احمدیہ شیموگہ نے اپنے پروگرام میں ترمیم کر دی۔ وفد شیموگہ میں تبلیغی وفد کا قیام دو دن کی بجائے چار دن رہا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ چار دن تبلیغی و تربیتی امور کے اعتبار سے نہایت مصروف دن ثابت ہوئے۔ فالحمدللہ۔

جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب کا پہلا دن

۳۱ر مارچ کو کرناٹک سنگھا ہال میں ۵ بجے شام کو ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ یہ سیرت پیشوایان مذاہب کا جلسہ تھا۔ اس میں تقریر کرنے کے لئے ہر فرقے کے دو دانوں پادریوں پنڈتوں، گیانیوں اور علماء کو دعوت دی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس پروگرام کو کامیاب بنایا۔ نیز ان تمام مقررین نے بہت خندہ پیشانی سے حصہ لیا۔ وقت مقررہ پر سامعین کی تعداد جن میں ہر فرقہ و مذہب کے لوگ تھے۔ کرناٹک سنگھا ہال پہنچ گئے۔ اس دن کے جلسہ کی کارروائی کا آغاز مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد دعا ترجمہ خاکسار کے بیٹے عزیزم نصیر الدین سلمہ نے کی۔ غیر مسلم احباب میں سے حسب ذیل اشخاص نے اپنے اپنے مذہبی پیشواؤں کی سیرت کے مفید پہلو نہایت اچھے انداز میں پیش کئے۔ اور زمانہ حاضرہ کی ضروریات سے بھی سامعین کو واقف کیا۔ مقررین کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) شری ایچ رام کرشنا راؤ (۲) سردار کیول سنگھ صاحب (۳) ریورنڈ ایس زکر مشنری سینٹ تھامس چرچ شیموگہ۔

اپنی جماعت میں سے مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس (۲) مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی اور صاحب صدر مولانا امینی صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ جس میں ہر مقرر نے نہایت حسین پیرایہ میں سامعین کے سامنے سیرت پیشوایان مذاہب کے متعلق جماعت احمدیہ کا نقطۂ نظر پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ پہلے دن کا اجلاس نہایت امید افزا ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب کا دوسرا دن

دوسرے دن یعنی یکم اپریل ۶۳ء کو بھی اسی ہال میں جماعت احمدیہ شیموگہ نے سیرت پیشوایان مذاہب کا دوسرا جلسہ منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ آج کے دن بھی وہی منظر دیکھنے میں آیا۔ بعض سامعین نہایت اشتیاق اور خوشی سے کرناٹک سنگھا ہال کے کپاؤنڈ میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے سامعین کی ایک معتدبہ تعداد ہال میں اکٹھی ہو گئی۔ آج کے جلسہ کی کارروائی کا آغاز رات کے ساڑھے ۷ بجے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی صدر جلسہ نے مندرجہ ذیل اشخاص کو اپنے اپنے پیشواؤں کی سیرت بیان کرنے کے لئے سٹیج پر بلایا (۱) سی بی ڈیاس صاحب مشنری مارچ اینڈ مار ورشن شیموگہ (۲) مکرم کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس (۳) خاکسار حکیم محمد دین مبلغ شیموگہ (۴) مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی (۵) شری رتن سنگھ صاحب گرودوارہ شیموگہ (۶) شری بجو پالم چندر شیکر یا لسپاڈر ہندو دھرم سبھا ایڈیٹر سنتا ڈوارتا شیموگہ۔

ان میں سے خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت اور مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تقاریر کیں۔ اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر انگریزی میں تقریر کی۔ اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے صدارتی تقریر میں پھر جماعت احمدیہ کا نقطۂ نظر مؤثر انداز میں بیان کیا۔

جلسہ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جماعت احمدیہ شیموگہ کی طرف سے تین مارچ کو یوم سیرت النبی صلعم منانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ مگر بعض مجبوریوں کی بناء پر یہ تاریخ بدل دی گئی۔ اور تین کی بجائے ۲ر مارچ کو کرناٹک سنگھا ہال میں جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا۔ آج کے دن خوب بارش ہو گئی تھی۔ اور جلسے کے وقت بھی بارش ہوتی رہی۔ اس لئے بہت سے لوگ اس میں شرکت نہ کر سکے۔ جو خبریں ہم تک پہنچ رہی تھیں ان سے معلوم ہوتا تھا کہ اس جلسہ میں بہت سے غیر احمدی دوست شرکت کریں گے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے متعلق جماعت احمدیہ کے عقائد معلوم کریں گے مگر مشیت ایزدی کہ بارش ہو گئی۔ اور وہ لوگ جلسے میں نہ آسکے۔ پھر بھی ہمارے مبلغوں نے اپنی طرف سے حق تبلیغ ادا کر دیا۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت آپ کا مقام بہت مؤثر انداز میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ باشندگانِ شیموگہ کو سنایا گیا۔

غیر مسلموں کا جلسوں کے بارہ میں تاثر

ان تینوں جلسوں کا شیموگہ کے غیر مسلم باشندوں پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ ایچ رام کرشنا راؤ کانگرس لیڈر نے مکرم اختر حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ سے دوسرے دن یہ کہا کہ آپ لوگ اتنا قیمتی خزانہ کب سے اپنے گھروں میں چھپا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اب یہ خزانہ گھر گھر تقسیم کر دیا جائے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اخبار والوں سے یعنی مقامی پریس سے رابطہ قائم کریں۔ موصوف نے ہم سے خواہش کی کہ ہم ٹی پارٹی کا انتظام کر کے پریس کے نمائندوں اور شیموگہ کے معزز شہریوں سے اراکین وفد اور جماعت شیموگہ کے کارکنوں کا تعارف کراتے ہوئے انہیں جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد اور کارناموں سے واقف کرائیں۔

پریس کانفرنس

چنانچہ دوسرے دن کانگرس کی پریس کانفرنس مقرر تھی اس میں لیڈر مسرور نے مکرم اختر حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ کو بلوایا۔ اور پریس کانفرنس کے اراکین سے ان کو تعارف کراتے ہوئے یہ درخواست کی کہ جماعت احمدیہ تو ہم ملک کی بہت مفید اندازیں خدمت انجام دے رہی ہے۔ ہم لوگوں کو اس کے ساتھ ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے۔ اور اپنے اخباروں میں جماعت احمدیہ کو مناسب مقام دینا چاہیئے۔ پھر انہوں نے دوسری تجویز یہ پیش کی اس وقت شیموگہ میں جماعت احمدیہ کے جو مقرر علماء آئے ہوئے ہیں۔ پریس کانفرنس میں ان کا تعارف کرایا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے ۲۳ر اپریل کا دن مقرر کیا گیا۔ ۵ بجے شام کو اُسی کرناٹک سنگھا ہال میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ہمارے علماء کرام اور مسٹری بھوپالم چندر شیکریا جنرل سیکرٹری ہندو مہا سبھا۔ علاقہ ملناڈ کرناٹک۔ اور ایم سلام کرشنا نائب لیڈر کانگرس شیموگہ اور ایک معزز ایڈووکیٹ کے علاوہ آٹھ نمائندے پریس کے شریک ہوئے چند غیر احمدی۔ غیر مسلم اور سکھ احباب جو ہمارے تبلیغی ماحول میں ہمیشہ تعاون کرتے ہیں بلائے گئے تھے۔ اس پریس کانفرنس میں کانگرس لیڈر اور دوسرے لوگوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کا بہت شاندار الفاظ میں اعتراف کیا۔ اور اراکین وفد سے حاضرین کا تعارف کرایا گیا۔ ہندو مہا سبھا کے لیڈر مسٹری بھوپالم چندر شیکریا نے صاف اعلان کیا کہ جماعت احمدیہ کی امن پسند کوشش دیکھ کر ہندو مہا سبھا بہت خوش ہوئی ہے۔ اور اس کے ساتھ تعاون کرنے کا اعلان کرتی ہے

ان تمام لیڈروں نے پریس کے نمائندوں سے یہ درخواست کی کہ جماعت احمدیہ کو اپنے اخباروں میں مناسب جگہ دیں۔ اور ان کی امن پسندی اور وطن پرستی کا موزون الفاظ میں ذکر کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ پریس کانفرنس نہایت خوشگوار ماحول میں ختم ہوئی۔ ان لیڈروں کی درخواست پر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے مختصر طور پر جماعت احمدیہ کا سیاسی و مذہبی موقف انگریزی زبان میں سامعین کے سامنے بیان کیا جس سے وہ لوگ بہت محظوظ ہوئے۔ اور اُن کی طرف سے ایک معزز مقامی ایڈووکیٹ نے مقامی جماعت اور تبلیغی وفد کا شکریہ ادا کیا۔ اور بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خراج عقیدت پیش کیا۔

شہر بھدراوتی میں جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب

پریس کانفرنس کے بعد ہمارا دوسرا پروگرام بھدراوتی میں تھا۔ جو اس علاقہ میں ایک مشہور صنعتی شہر ہے۔ جہاں لوہے۔ کاغذ شکر اور دیگر صنعتی کارخانے ہیں۔ یہاں ہندوستان اور بیرون ہند کے مختلف علاقوں کے تعلیم یافتہ و صنعتی لوگ رہتے ہیں۔ اس شہر کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے بار بار یہ خیال آتا تھا کہ یہاں بھی ہماری جماعت کا کوئی جلسہ ہوتا۔ آج تک اس سرزمین پر کوئی جلسہ نہیں ہوا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ آج وہ دن آیا کہ جماعت احمدیہ شیموگہ کے بعض دوستوں کے دل میں یہ بات آئی کہ وہاں جلسہ منعقد کیا جائے۔ چنانچہ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ کے ساتھ چند جوان ہمت اور مخلص کارکنوں (جن کے اسماء گرامی یہ ہیں (۱) مکرم سید عبد اللہ صاحب (۲) مکرم خضر محمود صاحب (۳) مکرم حبیب اللہ پیران صاحب) نے ۲۴ گھنٹوں کے اندر بھدراوتی کے مقامی احمدیوں کا تعاون حاصل کر کے جلسے کا بندوبست کر لیا۔ لاؤڈ سپیکر کی اجازت بھی لے لی اور شہر کے مسلمان چیئرمین میونسپلٹی نے نہایت موزون جگہ کی خود پیشکش کی۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء۔

چنانچہ ہم لوگ شیموگہ کی پریس کانفرنس سے فارغ ہوتے ہی بھدراوتی کے جلسے کے لئے کاروں میں روانہ ہوئے۔ اس وقت کانگرس اور ہندو مہا سبھا کے لیڈر سکھ بھائیوں اور ایک مقامی مولوی صاحب فضل اللہ صاحب مکانی فاضل نظامیہ سے درخواست کی کہ سب مل کر بھدراوتی کے جلسے کو بھی کامیاب بنائیں۔ اور ہمارے ساتھ وہاں چلیں۔ ان تمام لوگوں نے ہماری یہ دعوت خوشی سے قبول کر لی اور کاروں میں بیٹھ کر بھدراوتی کو روانہ ہو گئے۔ وہاں جب پہنچے تو حاضرین بڑی تعداد میں پہلے سے جلسہ گاہ میں موجود تھے۔ ہم لوگوں نے آتے ہی جلسے کی کارروائی شروع کر دی۔ اس جلسہ میں بھی تلاوت و نظم کے بعد مندرجہ ذیل اشخاص نے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی صدارت میں تقاریر کیں۔ (۱) مسٹری بھوپالم چندر شیکریا لیڈر ہندو مہا سبھا (۲) شری ایچ ایم کرشنا راؤ لیڈر کانگرس شیموگہ (۳) شری ارجن سنگھ صاحب کنٹراکٹر شیموگہ (۴) شری کیول سنگھ (۵) مولوی فضل اللہ صاحب مکانی فاضل نے اپنے اپنے پیشواؤں کی سیرت کے وہ پہلو بیان کئے جن سے محبت اخوت اور وطن دوستی کا سبق ملتا ہے۔

اراکین وفد میں سے مکرم ... نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہندی زبان میں تقریر کی۔ اور صدر جلسہ نے نہایت موثر انداز میں سامعین کے سامنے جماعت احمدیہ کا سیاسی و مذہبی موقف واضح فرمایا۔ بفضلہ تعالیٰ اس خوشگوار اور محبت افزا ماحول میں بھدراوتی کے جلسے کی کارروائی ختم ہوئی اور ہم لوگ اُسی وقت کاروں میں بیٹھ کر شیموگہ آ گئے۔

وفد کی بنگلور میں آمد

دوسرے دن کو ۸ بجے شیموگہ سے بنگلور کے لئے روانہ ہو گئے۔ جب ہماری گاڑی بنگلور پلیٹ فارم پر پہنچی تو دیکھا کہ جماعت کے کئی احباب پھولوں کے ہار لئے پلیٹ فارم پر کھڑے ہیں۔ جب ہم لوگ پلیٹ فارم پر آئے تو انہوں نے ہمیں پھولوں کے ہار پہنا پہنا کر ہمارا استقبال کیا۔ پھر وہ ہمیں ایک کار کی طرف لے گئے جو ہمیں جائے قیام پر پہنچانے والی تھی۔

جماعت احمدیہ بنگلور کا تربیتی پروگرام

جماعت احمدیہ بنگلور نے تبلیغی وفد کی آمد پر جو تبلیغی تربیتی پروگرام مرتب کیا تھا اس میں بھی اس کی فہرست پیش کی گئی۔ چنانچہ اس کے مطابق اس وفد نے شہر بنگلور میں نماز جمعہ کے بعد جماعت احمدیہ بنگلور کے سامنے تربیتی تقریریں کیں۔ جن میں انہیں نیک نمونہ پیش کرنے اور احمدیت کا سچا خادم بننے کی تلقین کی۔

دعوت عصرانہ اور تبلیغی پروگرام

اس کے بعد جماعت احمدیہ بنگلور کی طرف سے ایک ایٹ ہوم کا بندوبست کیا گیا تھا جس میں احمدیوں کے علاوہ کئی غیر احمدی نوجوان شریک ہوئے۔ ان سے تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ اور انہیں دلنشین انداز میں پیغام احمدیت سنایا گیا اور یہ تبادلۂ خیال کا سلسلہ تقریباً ۸ بجے شب تک جاری رہا۔

کچھ سیر و تفریح کا پروگرام

مورخہ ۲۴ کی صبح کو مکرم بی۔ ایم عبد الرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور نے ارشاد فرمایا کہ بنگلور کارپوریشن کی طرف سے جماعت احمدیہ بنگلور کو قبرستان کے لئے جو زمین دی گئی ہے وہ دیکھ لی جائے۔ چنانچہ یہ وفد نماز صبح کے بعد قبرستان پہنچا۔ اور اس کا محل وقوع وغیرہ دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اس کے بعد مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب اراکین وفد کو ایک کار میں بٹھا کر اسمبلی ہال۔ میوزیم اور دوسرے مقامات دکھانے لے گئے۔ وہاں سے ہم لوگ پھر مکرم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب کے ہاں آ گئے۔

لجنہ اماء اللہ بنگلور کے زیر اہتمام تبلیغی جلسہ

آج یہاں لجنہ اماء اللہ کی ماہانہ میٹنگ تھی اور اس میں اراکین وفد کی تقریریں بھی تھیں۔ ۵ بجے یہ میٹنگ شروع ہوئی اور تھوڑی تھوڑی دیر تک تمام اراکین وفد نے مستورات کو خطاب کیا۔

اس پروگرام سے فارغ ہو کر یہ وفد نماز مغرب و عشاء کے بعد بنگلور سے مدراس کے لئے روانہ ہو گیا۔

حیدرآباد میں ایک خاندان کا قبول احمدیت

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ مکرم عبد الستار صاحب مع اپنے خاندان کے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ یہ خاندان مکرم عبد الستار صاحب ان کی اہلیہ، صاحبزادی اور ان کے فرزند مکرم فضل الرحمٰن صاحب پر مشتمل ہے۔ ان کے علاوہ موصوف کی دو چھوٹی چھوٹی بچیاں بھی ہیں۔ اس خاندان کی بیعت کا اعلان خاکسار نے آج بتاریخ ۱۲ر اپریل بعد نماز جمعہ کر دیا ہے۔

تمام احباب کرام کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور شرائط بیعت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد۔

ولادتیں

(۱) مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب تاک صدر جماعت احمدیہ ... کے بیٹے مکرم عبد الرحمٰن صاحب تاک کو خدا تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی میں مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب تاک ... اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دین کا سچا خادم اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ بچے کا نام شاہد احمد تجویز کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے

(۲) مکرم ایم عبد القادر صاحب پرائیویٹ مدرس مدرسہ تعلیم القرآن گونڈہ ضلع ... کے بیٹے بشیر احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے بچہ عطا فرمایا ہے جس کا نام مسعود احمد رکھا گیا ہے۔ اس خوشی میں مکرم ایم عبد القادر صاحب مبلغ ... اعانت بدر ارسال کرتے ہیں۔ درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست ہائے دعا (۱) مکرم و محترم ... صاحب ... سال ... بیت اللہ ... [illegible]

[illegible]

اسلام اور خانقاہ رحمانی مونگیر

یکصد /۱۰۰ روپے کے انعامی چیلنج کے ساتھ

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب مبلغ مظفرپور (بہار)

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

ایک اشتہار بعنوان "اسلام اور قادیانی" مونگیر میں تقسیم ہو رہا ہے۔ جس کے مرتب نے مستور و مخفی رہنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس اشتہار کے نیچے اپنا نام دینے کی بجائے "دار الاشاعت رحمانی خانقاہ مونگیر" لکھ دیا ہے۔ گویا اس اشتہار کے مستور مرتب کا تعلق رحمانی خانقاہ مونگیر سے ہے۔ اشتہار کیا ہے کذب و بہتان طرازی اور تحریف و تلبیس کا مرقع ہے۔ شاید اسی لئے اس کے مرتب نے اپنا نام چھپانے کی کوشش کی ہے۔

اشتہار میں مرتب نے بزعم خود پہلے جماعت احمدیہ کو قرآن کریم کی آیات کا منکر قرار دیا ہے پھر قرآنی آیات کے منکر کو کافر قرار دے کر جماعت احمدیہ پر کفر کا فتوےٰ لگا دیا ہے۔ اور اس کی تائید میں قرآن کریم کی دو آیات پیش کر کے اس کے بالمقابل کتر و بیونت اور تحریف و تبدل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو تحریریں پیش کی ہیں جن کا تجزیہ بسطور ذیل پیش کیا جاتا ہے

تحریر اول رحمانی خانقاہ کے مستور مبلغ نے حضرت مریم کے متعلق قرآن کریم کی آیت "احصنت فرجھا" پیش کر کے بتایا ہے کہ قرآن کریم کی رو سے حضرت مریم محصنہ اور پاکدامن تھیں اور اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف یہ تحریر منسوب کی ہے:۔

"حضرت مریم علیہا السلام کو ناجائز حمل تھا۔ اور مریم کی وہ شان ہے۔ جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل نکاح کر لیا"

(کشتی نوح صفحہ ۱۶)

خانقاہ رحمانی مونگیر کے مستور مبلغ اس پر یوں تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"قرآن مجید کے بالکل خلاف مرزا صاحب قادیانی نے نہایت گندی بات یعنی حضرت مریم علیہا السلام کی طرف ناجائز حمل کا انتساب کیا ہے" (اشتہار "اسلام اور قادیانی")

الجواب۔ اس کا مختصر جواب تو قرآن کریم کی زبان میں ہم یہ دیتے ہیں۔ "لعنة الله على الكاذبين" اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام پاکدامن تھیں اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش بغیر باپ کے خدا تعالےٰ کی قدرت سے ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہم قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۱۵)

بلاشبہ "کشتی نوح" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف ہے مگر لیں سے پیش کردہ تحریر کا جملہ اول یعنی "حضرت مریم علیہا السلام کو ناجائز حمل تھا" کشتی نوح کی محولہ عبارت میں ہرگز موجود نہیں ہے۔ لہذا مرتب مستور نے یہاں دو گناہوں کا ارتکاب کیا ہے۔

گناہ اول یہ ہے کہ مرتب مستور نے کلام میں تحریف کر کے اپنی طرف سے یہ جملہ بڑھا دیا ہے۔ اور اس طرح مشبہ اً بشبہہ و ذراعاً بذراع یہود کا مثیل بننے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں تحریف کلام یہود نامسعود کی خاص صفت بتائی گئی ہے۔

"یحرفون الکلم عن مواضعه" (النساء ع ۷)

گناہ ثانی یہ ہے کہ خانقاہ رحمانی کے مستور مبلغ نے حضرت مریم علیہا السلام کے مقدس نام کے ساتھ "ناجائز حمل" کے الفاظ استعمال کر کے تمام مسلمانوں کا دل دکھایا ہے کیونکہ اسلام کے تمام فرقے حضرت مریم علیہا السلام کی پاکدامنی پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ پس مرتب مستور کی اس بیہودہ تحریف اور ذلیل ترین بہتان طرازی پر دار الاشاعت رحمانی خانقاہ کے مستور مبلغ کو ہم چیلنج دیتے ہیں کہ اگر وہ محولہ بالا عبارت میں یہ جملہ دکھا دیں کہ "حضرت مریم علیہا السلام کو ناجائز حمل تھا" تو راقم الحروف انہیں یکصد روپیہ نقد انعام دے گا۔ اور اگر وہ ایسا نہ دکھا سکیں اور ہرگز نہ دکھا سکیں گے تو وہ خدا تعالیٰ کے غضب سے ڈریں اور اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے تمام مسلمانوں سے تحریری معافی مانگیں ؎

کلاب بن گئی عدو کی زبان دوستو!
اور زبان میری بن گئی بیان دوستو!

تحریر ثانی مرتب مستور خانقاہ رحمانی دوسرے نمبر پر قرآن کریم کی آیت "ما کان ابوک امرأ سوء" الخ پیش کر کے اس کے بالمقابل انجام آتھم کی یہ تحریر پیش کرتے ہیں کہ

"تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہو گی"

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷)

الجواب۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی یہ تحریر خانقاہ رحمانی کے مستور مبلغ نے کتر و بیونت کر کے پیش کی ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ ایک بد باطن پادری "فتح مسیح" کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک چٹھی ملی جس میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر پر ناپاک حملے کئے گئے تھے۔ اس کا الزامی جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح [illegible] نے اس فرضی مسیح کی نانیوں اور دادیوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جسے محرف و مبدل بائیبل پیش کرتی ہے۔ چنانچہ زیر بحث تحریر کے ما قبل پادری "فتح مسیح" کو مخاطب کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"اے نالائق! کیا تو اپنے خط میں سرور انبیاء علیہم السلام پر زنا کی تہمت لگاتا ہے ...... اور ہمارا دل دکھاتا ہے ...... یقیناً جو کچھ تم جناب مقدس نبوی کی نسبت برا کہو گے وہی تمہارے فرضی مسیح کو کہا جائے گا۔ ہم اس سچے مسیح کو مقدس اور بزرگ اور پاک جانتے اور مانتے ہیں جس نے نہ خدائی کا دعویٰ کیا اور نہ بیٹا ہونے کا۔ اور جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر دی اور ان پر ایمان لایا"

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵)

پس حضور نے یہاں جو کچھ فرمایا ہے وہ اس فرضی مسیح کے متعلق ہے۔ جس کی تصویر محرف و مبدل بائیبل نے کھینچی ہے نہ کہ اس سچے مسیح کے متعلق جسے قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔ لیکن خانقاہ رحمانی کے مستور مبلغ نے محض حق پوشی سے کام لیتے ہوئے ما بعد کی اس تحریر کو حذف کر دیا ہے۔ جس میں فرضی مسیح اور قرآنی مسیح کی وضاحت کر دی گئی تھی۔

علاوہ اس جواب کے یہ طریق دوسرے بزرگان اسلام نے بھی اختیار کیا ہے۔ لیکن ہم اس وقت بزرگان اسلام کی تحریرات کو بخوف طوالت پیش نہیں کرتے بلکہ خود بانی و مدفون رحمانی خانقاہ مونگیر مولینا محمد علی صاحب مونگیری کی ایک تحریر پر اکتفا کرتے ہیں۔ نصوھذا

"جب آدم زاد ہونے میں شک نہیں اور بنی آدم کے گنہگار ہونے میں شک نہیں تو مسیح انسانیت کی جہت سے آدم کی نسل سے علیحدہ نہیں ہو سکتے لہذا ضرور ہے کہ گنہگار ہوں اور علاوہ آبائی گناہ کے حضرت مسیح کے ذاتی گناہ بھی انجیل سے ثابت ہوتے ہیں ...... الحاصل دونوں جہت سے حضرت مسیح کا گناہ ثابت ہے"

(پیغام محمدی مصنفہ مولوی محمد علی صاحب مونگیری صفحہ ۱۱۳)

رحمانی خانقاہ کے مستور مبلغ سے ہم دریافت کرتے ہیں کہ جس بناء پر انہوں نے جماعت احمدیہ کو اپنے اشتہار میں کافر قرار دیا تھا کیا اسی بناء پر وہ مندرجہ بالا حوالہ کی روشنی میں اسی بناء پر مولوی محمد علی صاحب بانی و مدفون خانقاہ رحمانی پر کفر کا فتوےٰ لگانے کی جرأت کریں گے؟ کیونکہ قرآن کریم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو معصوم قرار دیتا ہے اور مولوی محمد علی صاحب انہیں گنہگار ثابت کر رہے ہیں ؎

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہو

نسب نامہ قرآن مجید حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نسب نامہ کو بالکل پاک اور مطہر قرار دیتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا بھی عقیدہ ہے۔ جیسا کہ "ما کان ابوک امرأ سوء و ما کانت امک بغیا" کی قرآنی آیت سے ثابت ہے۔ مگر انجیل کے یسوع کا نسب نامہ سخت ناپاک اور گندہ ہے۔ چنانچہ انجیل متی کے شروع میں ہی یسوع مسیح کا نسب نامہ بیان کیا گیا ہے۔ جس میں تامار، راحاب، اور یاہ کی بیوی (بنت سبع) کا ذکر ہے۔ اور بائیبل میں ان کے متعلق لکھا ہے کہ یہ بدکار اور زناکار عورتیں تھیں ملاحظہ ہو (یشوع ۲/۱) (پیدائش ۳۸/۱۲-۱۹) (۲ سموئیل ۱۱/۵) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یسوع کی بعض نانیوں اور دادیوں کی جو حالت بائیبل سے ثابت ہوتی ہے وہ بھی کسی سے مخفی نہیں۔ ان میں سے تین جو مشہور و معروف ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ بنت سبع، راحاب، تمر"

(الحکم ۲۱ر فروری ۱۹۰۲ء)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس فرضی مسیح کی نانیوں اور دادیوں کا تذکرہ فرمایا ہے جسے موجودہ بائیبل پیش کرتی ہے۔ جو وہی اسی وقت [illegible] بعض بد باطن پادری [illegible]

(قسط نمبر۲)

عربوں کی علمی و ادبی ترقیات

ترجمہ
از مکرم منظور احمد صاحب سوز ایم۔اے۔ قادیان

"علی ابن سہل ربان۔ الطبری جنہوں نے نویں صدی عیسوی کے وسط میں شہرت حاصل کی ایک طبرستانی عیسائی تھے جن کی شہرت اُن کی تصنیف "کتاب الدین" اور ان کے والد کے نام سے بھی ہوتا ہے۔ یہ خلیفہ متوکل کے عہدِ حکومت میں مشرف بہ اسلام ہو کر خلیفہ کے طبیب خاص مقرر ہوئے۔ ۸۵۰ء میں خلیفہ کی معاونت و سرپرستی پر انہوں نے "فردوس الحکمہ" تصنیف کی۔ جو عربی زبان میں اصولِ طب کا اولین خلاصہ ہے۔ یہ تصنیف ہندی اور یونانی علوم سے ماخوذ ہے۔ اور کسی حد تک علم فلسفہ اور علم ہیئت پر بھی روشنی ڈالتی ہے مشہور فلسفی، صوفی اور طبیب الرازی انکے ممتاز شاگردوں میں سے تھے۔"

"ابوبکر محمد ابن زکریا الرازی اپنی جائے پیدائش کی مناسبت سے الرازی موسوم ہوئے الرے۔۔۔۔ ایران کے دار السلطنت طہران سے زیادہ دور واقع نہیں ہے۔ غالباً یہ مسلمانوں کے عظیم ترین طبیب اور نتیجہ خیز مصنف تھے۔ اور کثیر التصانیف مصنفین میں سے ایک مصنف بھی۔ روایت ہے کہ بغداد کے عظیم ہسپتال جس کے وہ طبیب اعلیٰ تھے کے لئے موزوں جگہ منتخب کرنے کے لئے انہوں نے مختلف مقامات پر گوشت کے پارچے لٹکا کر اس مقام کو دریافت کیا۔ جہاں پر ان پارچوں میں سب سے کم تعفن پیدا ہوئی۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ علم جراحی میں زخم پر گوشت کے بھی بھی موجد تھے۔ الرازی کی تقریباً ایک سو تیرہ بڑی اور اٹھائیس چھوٹی تصانیف ہیں۔ جن میں سے بارہ تصانیف علم کیمیا پر تحریر کی گئی ہیں۔ ان میں سے علم کیمیا پر ایک خاص تصنیف بعنوان کتاب الاسرار بھی ہے جسے مختلف ادوار کے بعد جیرارڈ کریمونا نے لاطینی زبان میں منتقل کیا ہے۔ چودھویں صدی میں عصاری کی تصنیف کیمیاوی معلومات کے لئے مستند تصور کی جاتی تھی۔ اس تصنیف کو راجر بیکن نے "دی اسپرٹس ریٹ کورپوریس" کے زیر عنوان نقل کیا ہے۔ ایران میں الرازی نے منصور ابن اسحاق السامانی سیستانی کے لئے دس عبادات پر مشتمل ایک تصنیف "کتاب المنصوری" تحریر کی ہے جس کا لاطینی ترجمہ ۱۴۸۰ء میں میلان میں اشاعت پذیر ہوا اور اس کے کچھ حصوں کو حال ہی میں جرمنی اور فرانسیسی زبان میں منتقل کیا گیا ہے ان رسالوں میں سے مایہ ناز رسالے خسرہ اور چیچک کے موضوع پر ہیں۔ یہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے اولین رسالے ہی نہیں بلکہ عربی علم طب کی زینت بھی ہیں۔ ان میں چیچک کے مرض کی اصلی تعلیم سے متعلق بھی مواد ملتا ہے۔

وینس میں ان رسالوں کے لاطینی اور یورپ کی دوسری مروج زبانوں کے ترجموں نے الرازی کو اسلام کا ہی نہیں بلکہ عہد وسطیٰ کا ذہین ترین مفکر کی حیثیت سے شہرت بخشی۔ تاہم ان کی اہم ترین تصنیف "الحاوی" تھی۔ جس کا سب سے پہلے لاطینی ترجمہ سسلی کے ایک یہودی طبیب فراج بن سلیم نے چارلس اول کی سرپرستی میں کیا۔ ۱۴۸۶ء کے بعد "کونٹیننس" کے زیر عنوان یہ متعدد بار شائع ہوئی۔ اور ۱۵۴۲ء میں اس کا پانچواں ایڈیشن وینس میں شائع ہوا جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ یہ کتاب طبی معلومات پر انسائیکلوپیڈیا کی سی حیثیت رکھتی تھی۔ اس کتاب میں عنوانوں کی وہ تمام معلومات بمعہ اُن کی اپنی تمام تر بہترین اور نادر رقموں کے ساتھ سمو دی گئی ہیں۔ جو انہوں نے یونان اور ہندوستان سے حاصل کی تھیں۔ یہ اشاعت اس وقت عالم وجود میں آئی جبکہ فن طباعت بذات خود اپنی ابتدائی منازل میں تھا۔ الرازی کی یہ تصانیف صدیوں مغرب کے ذہنوں پر اثر انداز رہیں۔

علی ابن العباس جیسا کہ ان کے ابتدائی نام المجوسی سے ظاہر ہے۔ آبائی لحاظ سے ایک زرتشتی تھے۔ انہوں نے "الکتاب الملکی" کے مصنف کی حیثیت سے شہرت حاصل کی۔ یہ کتاب انہوں نے بویہ عضد الدولہ فنا خسرو کے لئے تحریر کی۔ جو ۹۴۹ء سے لیکر ۹۸۳ء تک حکمران رہے۔ یہ کتاب "ناموس الصناعۃ الطبیہ" کے نام سے بھی موسوم ہے۔ اور "الحاوی" سے زیادہ جامع مختصر ہے۔ ابن سینا کی تصنیف "القانون" کو شہرت عامہ تک اس کا رواج رہنے سے معمول کیا جاتا رہا۔ الملکی کے افضل ترین وہ ابواب ہیں۔ جو غذائیت اور مخزن الادویہ سے متعلق ہیں۔ اس کے طبع زاد ابتدائی مضامین میں سے ایک تو شعری نظام کا ابتدائی خیال ہے۔ اور دوسرا یہ ثبوت کہ بچہ خود بخود تولد نہیں ہوتا بلکہ رحم کے عضلات کی کھینچاؤ اور سکڑن سے پیدا ہوتا ہے۔

اسلام کے بعد ادبی طبی تاریخ میں سب سے زیادہ ممتاز و مشہور نام ابن سینا کا ہے۔ جن کو اہل عرب الشیخ الرئیس کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ الرازی زیادہ تر ایک طبیب کی حیثیت رکھتے تھے۔ جبکہ ابن سینا ایک فلسفی و مفکر کی اس طبیب و فلسفی۔ ابن سینا تیات اور ارسطو کی ذات میں عربی علوم اپنی معراج کو پہنچے۔ یا یہ کہیئے کہ اس کی ذات میں مجسم ہو گئے تھے۔

"ابو علی الحسین ابن عبد اللہ ابن سینا ایک اسماعیلی کے فرزند تھے۔ ان کا ابتدائی نام عبد اللہ تھا۔ یہ بخارا کے قریب پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنی تمام زندگی اسلامی دنیا کے مشرقی علاقوں میں بسر کر کے ہمدان میں وفات پائی۔ جہاں ان کی قبر کی ایک نشانی بھی باقی ہے اما قبل عمر ہا میں یہ اُن کی خوش بختی ہی تھی کہ سلطان بخارا نوح ابن منصور ان کے علاج سے صحت یاب ہوئے اور انہوں نے ان کو شاہی کتب خانہ میں مطالعہ کرنے کی اجازت دے دی۔ قدرت نے ان کو غیر معمولی قوت حافظہ عطا کی تھی۔ اس لئے انہوں نے شاہی کتب خانہ کی اکثر تصانیف کو حفظ کر کے صرف اکیس برس کی عمر ہی میں ایک مصنف کی حیثیت سے اپنی زندگی کا آغاز کیا۔ یہ اپنے دور کی با قاعدہ معلومات پر مشتمل ہے۔ القفطی نے ابن سینا کی صرف اکیس بڑی اور چوبیس چھوٹی تصانیف کی فہرست پیش کی ہے۔ دوسرے عنوانات اس تعداد کو ننانوے تک پہنچا دیتے ہیں۔ جو فلسفہ، طب، اقلیدس دینیات، لسانیات اور صنعت و حرفت سے متعلق ہیں۔ انکی شاعرانہ تحقیقات میں سب سے مشہور و معروف وہ عُنفائی نظم ہے۔ جس میں روح کا عالم بالا سے جسم خاکی میں نازل ہونے کی روداد نظم کی گئی ہے۔ اس کو آج بھی عرب کے کمسن بچے حفظ کرتے ہیں۔ انکی سائنس تصانیف میں سے دو تصانیف نمایاں حیثیت رکھتی ہیں ایک کتاب الشفا جو فلسفیانہ انسائیکلوپیڈیا تھا اور اس کا انحصار ارسطوی حقائق پر ہے جن پر اسلام اور افلاطونیت اثر انداز ہوئی ہے۔ دوسری "القانون فی الطب" ہے۔ جو عربی و یونانی طبی خیالات کی حتمی تدوین پیش کرتی ہے۔ قانون کی عربی عبارت ۱۵۹۳ء میں روما میں شائع ہوئی۔ اور عربی کی ان اولین کتب میں سے ایک ہے جو طباعت پذیر ہوئی۔ بارھویں صدی عیسوی میں جیرارڈ نے اس کا لاطینی ترجمہ کیا۔ قانون نے اپنے فارسی مضامین با قاعدہ ترتیب اور منطقیانہ طریق عمل کی وجہ سے اس دور کے طبی ادب میں اہم مقام پایا۔ نیز جالینوس، الرازی اور المجوسی کی تصانیف کی بجائے یورپ کی درسگاہوں میں قانون کو مقبولیت حاصل ہوئی۔ پندرھویں صدی کے آخری بتیس سال میں یہ کتاب پندرہ بار لاطینی اور ایک بار عبرانی میں شائع ہوئی۔ موجودہ سالوں میں اس کے انگریزی ترجمے بھی شائع ہوئے ہیں۔ یہ کتاب ذات الجنب اور ذات الریہ میں تمیز و تفریق کرتی ہے۔ نیز سل دق کے امراض کو متعدی قبول کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ امراض کا پانی اور ذرات کے ذریعہ پھیلنا بھی قبول کرتی ہے۔ اس کا مخزن الادویہ تقریباً ۷۶۰ ادویات پر مشتمل ہے یہ تصنیف بارھویں صدی عیسوی سے سترھویں صدی عیسوی تک یورپی علم طب میں خاص راہنما تصور کی جاتی تھی۔ اور مسلم مشرقی علاقوں میں اب بھی گاہ گاہ استعمال کی جاتی ہے۔ بقول ڈاکٹر اسلر اس تصنیف کی مدتوں طبی صحیفہ کی سی حیثیت رہی۔

آسمان طب کے کم روشن ستارہ۔ عیسیٰ ابن علی کا نام بھی قابل ذکر ہے یہ عربوں کے مشہور و معروف معالج چشم تھے۔ علی ایک عیسائی تھے۔ جنہوں نے گیارھویں صدی عیسوی کے اوائل میں شہرت حاصل کی۔ خلیفہ المعتمد کے طبیب خاص عیسیٰ ابن علی کا نام اکثر غلط فہمی کا باعث بنتا ہے۔ جو ان سے تقریباً ڈیڑھ سو صدی بعد واقع ہوئے ہیں۔ عہد وسطیٰ میں علم العین کی ۳۲ عربی تصانیف میں سے انکی "تذکرۃ الکحالین" ہی اپنی ابتدائی شکل میں قائم رہی۔ یہ سب سے قدیم بھی ہے۔ اور عظیم بھی۔ صرف ابن مساویہ اور ابن اسحاق کے رسالوں کی تاریخ تصنیف کی غلطی اس کی قدامت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ "تذکرۃ الکحالین" ایک سو تیس آنکھ کے امراض کی وضاحت و تشریح کرتی ہے اس کتاب کا ایک مرتبہ عبرانی اور دو مرتبہ لاطینی میں ترجمہ ہوا ہے۔ اور یہ مشرق میں اب بھی قابل مطالعہ سمجھی جاتی ہے۔

دوسرے درجہ کے طبیبوں میں ابن جزلہ تھے۔ انہوں نے ایک طبی خلاصہ بعنوان تقویم الابدان فی التدبیر الانسان تحریر کیا۔ یہ طبی خلاصہ "تقویم الصحۃ" کے طرز پر تحریر کیا گیا تھا جس کو ایک دوسرے عیسائی طبیب ابن بطلان نے تحریر کیا تھا۔ ابن بطلان نے ۱۰۶۳ء میں انطاکیہ میں وفات پائی۔ تقویم میں امراض اس انداز سے مرتب کئے گئے ہیں جس طرح ستارے تختہ فلکیات پر مرتب کئے جاتے ہیں۔ ابن جزلہ کی تصنیف کا ۱۵۳۲ء میں لاطینی ترجمہ شائع ہوا۔ اس سلسلہ کے آخری طبیب یعقوب ابن اخی خزام تھے جو خلیفہ المعتضد کے داروغہ اصطبل بھی تھے انہوں نے ایک اسپ شہسوار کے موضوع پر تصنیف کیا۔ یہ اپنی نوعیت کی سب سے پہلی عربی تصنیف تھی۔ اس میں جانوروں کے علاج سے متعلق کچھ بنیادی امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اس کا قلمی نسخہ آج بھی انگلستان کے عجائب خانہ میں موجود ہے۔

۱۔ BECTON
۲۔ GERARD OF CREMORA
۳۔ ROGER. BECON
۴۔ DE SPIRITOUS ET CORPORIOUS

۵۔ PLEURISY ۶۔ MEDIASTINITIS

مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ

(نوٹ:۔ اخبار کی اشاعتوں کے وقفہ کی وجہ سے یہ رپورٹیں تاخیر سے شائع ہو رہی ہیں (ادارہ))

لکھنؤ

مورخہ ۲۳ر مارچ ۱۹۶۳ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم حاجی محمد عبد القیوم صاحب سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صدر صاحب محترم حاجی محمد عبد القیوم صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات سنانے کے بعد اعمال صالحہ بجا لانے اور نماز کی پابندی پر زور دیا۔ آپ کے بعد مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب ایم اے نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں نشانات و معجزات" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور حضور علیہ السلام کے بعض قبولیت دعا کے واقعات بیان کئے۔

سیٹھ صاحب کے بعد جناب صدر جماعت محترم سید احمد میاں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے متعلق غیروں کی آراء پڑھ کر سنائیں۔ جس کا سامعین پر گہرا اثر ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے بعنوان "حضرت مسیح موعودؑ" پون گھنٹہ تقریر کی اور جلسہ کی کارروائی گیارہ بجے دعا پر ختم ہوئی۔

خاکسار
منظور احمد مبلغ از لکھنؤ

موسیٰ بنی مائینز

مورخہ ۲۳ر مارچ بوقت شام یوم مسیح موعودؑ علیہ السلام کی تقریب پر جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض خاکسار نے سرانجام دیئے۔ شیخ عبد الشکور صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ شیخ فضل احمد صاحب اور شیخ ارجاب صاحب نے درثمین اور کلام محمود سے نظمیں پڑھیں۔

اس کے بعد جناب حیدر خان صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیض حاصل کرنے اور مقام نبوت پر فائز ہو کر منبع بن اس نور کو پھیلانے کا ذکر اپنی تقریر میں کیا۔

بعد ازاں جناب شیخ ابراہیم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح حیات بیان کر کے اس خدمت کا تفصیل ذکر کیا جو حضور نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی میں کی۔ جناب شیخ صاحب کی تقریر کے بعد خاکسار نے موجودہ زمانہ کے مذہبی حالات کو بیان کر کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر کیا۔ اور ساڑھے نو بجے دعا پر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ خاکسار

محسن خان مبلغ موسیٰ بنی مائینز

جماعت احمدیہ سونگھڑہ

بعض مجبوریوں کی بناء پر جماعت ہذا اس سال جلسہ مصلح موعود اپنی اصل تاریخ پر منعقد نہ کیا جا سکا۔ چنانچہ مورخہ ۱۱ر مارچ کو یوم مصلح موعود کی تقریب منائی گئی۔ جلسہ کی کارروائی بعد نماز مغرب مکرم مولوی سید محمد احمد صاحب سابق پرائمری ہیڈ ماسٹر کی صدارت میں شروع ہوئی۔ حاضرین میں احباب جماعت محی الدین پور، رسول پور، رامنگا پور موجود تھے۔ کارروائی تلاوت قرآن مجید اور نظم سے شروع ہوئی۔ پہلی تقریر خاکسار نے "پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر" کے موضوع پر کی۔ اور حاضرین کو پیشگوئی کا پس منظر اور اس کے وقوع میں آنے کے جملہ حالات تفصیل سے سنائے۔

اس کے بعد مکرم مولوی سید ضیاء الدین احمد صاحب نائب امیر جماعت سونگھڑہ نے "صداقت مصلح موعودؑ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کے فارسی اشعار اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر فرمودہ سبز اشتہار کی عبارت اور اخبار الفضل کی بعض عبارتیں پڑھ کر سنائیں۔ آپ کے بعد محترم مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے بعض ضروری پہلوؤں پر تقریر کی۔ اور اس پیشگوئی کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ذات پر چسپاں کیا۔ مکرم مولوی صاحب کے بعد محترم ڈپٹی سید علام الدین احمد صاحب نے مختصر الفاظ میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

آپ کے بعد محترم صاحب صدر نے سورۃ الضحیٰ کی تلاوت کر کے اور اس کی تفسیر کرتے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی صداقت پر پرجوش انداز میں بیان کی۔ آپ کی تقریر اس قدر پر اثر اور پر درد تھی کہ فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ محترم موصوف نے دوران تقریر میں حضور اقدس کے قبولیت دعا کے کئی واقعات بھی بیان فرمائے۔ اس تقریر کے ساتھ ہی دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار
سید صمصام الدین احمد

حیدرآباد (دکن)

جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کے زیر اہتمام مورخہ ۶ر اپریل ۱۹۶۳ء بروز ہفتہ ۸ بجے شب یوم مسیح موعود کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ عام احمدیہ جوبلی ہال میں زیر صدارت محترم مولوی احمد حسین صاحب نائب امیر جماعت منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم مولوی شمس الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبد الحمید صاحب انصاری قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے تعارفی تقریر فرمائی۔ جس میں انہوں نے یوم مسیح موعودؑ کی اس تقریب کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض و غایت بیان کی۔

اس کے بعد مکرم محمد صادق صاحب سیکرٹری تبلیغ نے زیر عنوان علامات مسیح موعود پر ایک پر مغز تقریر کی۔ جس میں انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی علامات کی روشنی میں ثابت کیا کہ یہ تمام علامات موجودہ زمانہ میں مبعوث کئے گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں ہوتی ہیں۔ اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان خدمات کا تذکرہ فرمایا یہ تقریر نصف گھنٹہ تک رہی۔

دوسرے نمبر پر مکرم محمد یوسف صاحب منشی فاضل نے صداقت مسیح موعودؑ پر دس منٹ کی ایک مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے قرآن کریم کی تین آیات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ثابت کیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ایل ایل۔ بی کی تقریر بعنوان احسانات مسیح موعود علیہ السلام ہوئی۔ آپ نے نہایت ہی عمدہ پیرائے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احسانات جو کہ آپ نے تمام اقوام اور اسلام و مسلمان پر فرمائے تھے بیان کئے۔ آپ نے بتایا کہ موجودہ مسلمانوں کے ذہنوں میں خدا تعالیٰ کا تصور صرف رب المسلمین کا تھا آپ نے آکر قرآن کی روشنی میں عملی طور پر ثابت کیا کہ خدا تعالیٰ رب العالمین ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے مختلف اقوام میں آتے ہوئے انبیاء اور اوتاروں کی صداقت دنیا کے سامنے پیش کی۔ اسی طرح موجودہ مسلمانوں میں خدا تعالیٰ کے متعلق نیز انبیاء و قرآن کریم، فرشتے وغیرہ ایمانیات کے متعلق جو غلط عقائد رائج تھے ان کی درستی کر کے مسلمانوں پر بھی بہت سارے احسانات کئے۔ آپ کی یہ تقریر جو کہ نصف گھنٹہ کی تھی بھی بہت توجہ اور انہماک سے سنی گئی۔

آخری تقریر خاکسار کی تھی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق دانستہ یا نادانستہ کئے گئے اعتراضات کا مدلل جواب دیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مباہلہ کے چیلنج کے بارے میں اور عیسائی پادری عبد اللہ آتھم کے متعلق مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے متعلق جو غلط فہمیاں مخالفین احمدیت کی طرف سے پیدا کی گئی تھیں۔ ان سب کا جواب مختلف حوالہ جات کی روشنی میں دیا۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپ ایک شاعر تھے۔ اور شاعر ہونا کسی نبی کے شایان شان نہیں۔ اسلئے نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام برحق اور مامور من اللہ نہیں اس کے جواب میں خاکسار نے قرآن کریم میں بتائی ہوئی شعر و شاعری کی تعریف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس تعریف کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہرگز شاعر نہیں تھے اور نہ ہی آپ نے شاعر ہونے کا دعویٰ کیا۔ اگر شعر و شاعری سے مراد صرف موزون کلام ہے تو ایسے کلام قرآن کریم میں بے شمار ہیں۔ علاوہ ازیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی متعدد موقعوں پر اس قسم کے موزون کلام ارشاد فرمائے تھے اگر حضرت مرزا صاحب نے بھی اسی قسم کے موزون کلام عربی۔ فارسی اور اردو میں فرمائے ہیں۔ تو اس کے متعلق خود آپ فرماتے ہیں کہ

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

اور اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ کلام سامعین کے سامنے پیش کیا۔ جن میں آپ نے خدا تعالیٰ اسلام۔ قرآن کریم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کے بارے میں مدح بھی تھی۔

خاکسار کی اس تقریر کے بعد جو کہ ۴۰ منٹ تک جاری رہی صدارتی تقریر ہوئی جس میں آپ نے تمام مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد یہ جلسہ ۱۱ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس جلسہ میں مکرم یوسف حسین صاحب اور مکرم محمد عبد القیوم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظمیں سنا کر سامعین کو محظوظ فرماتے رہے خدا کے فضل سے اس جلسہ میں حاضری تسلی بخش تھی۔ احمدی احباب اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی جلسہ میں لائے اور تا اختتام جلسہ تمام تقاریر نہایت توجہ اور انہماک سے سنیں۔ مستورات بھی اس جلسہ میں شریک ہوئیں۔ لاؤڈ سپیکر اور روشنی کا معقول انتظام تھا۔

تبت کی خانقاہوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نامعلوم زندگی کے حالات

(بقیہ از صفحہ ۱ اوّل)

کی روایت سُنی۔

ہم نے اس وسیع طور پر پھیلی ہوئی کہانی کو مختلف پیرایوں میں لداخ، سن کیانگ اور منگولیا کے دور دراز علاقوں میں سُنا۔"
(صفحہ ۲۲، ۲۳، ۲۹، ۳۰)

ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو اپنی مشہور کتاب "تاریخ عالم کی جھلکیاں" میں لکھتے ہیں:۔

"تمام وسطی ایشیا کشمیر، لداخ تبت، اور اسی طرح اس سے آگے شمالی علاقہ میں اب بھی یہ مضبوط یقین پایا جاتا ہے کہ یسوع یا عیسیٰ نے ان علاقوں میں سفر کیا ہے"
(ص ۸۴)

ظاہر ہے کہ تبت کے نوشتوں میں وہی زبانی روایت کا ذکر ہے۔ گویا تبت کے صحائف زبانی روایت کا تحریری ثبوت ہیں۔

اب مجھے یہ بتانا ہے کہ ہندوستان اور تبت میں دو قسم کی روایات مشہور تھیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت مسیح بچپن میں یہاں آئے اور دوسری یہ کہ واقعہ صلیب کے بعد یہاں۔ گشتہ بھوشیہ پران میں حضرت مسیح کا مکالمہ راجہ شالباہن سے درج ہے۔ اس میں بچپن میں آمد کا مطلقاً ذکر نہیں۔ بلکہ یہ لکھا ہے کہ نبوت کے بعد جب دشمنوں نے عرصۂ حیات تنگ کر دیا تو عیسیٰ مسیح اپنے وطن سے ہجرت کر کے ہمالہ دیش میں آ گئے تھے۔

بھوشیہ پران میں چونکہ حضرت مسیح کا اپنا مکالمہ درج ہے جو کہ راجہ شالباہن سے ہوا۔ آپ نے اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ میں بچپن میں آیا تھا بلکہ بعثت کے بعد ہجرت کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے بچپن میں آمد والی روایت صحیح نہیں ہو سکتی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" اس نظریہ کی ہے کہ حضرت مسیح صلیب سے پہلے آئے تھے۔ بچپن میں آمد والی روایت اس لئے گھڑی گئی کہ بدھ مذہب کے لوگ یہ برداشت نہ کر سکتے تھے کہ گوتم کے بعد ایک عظیم الشان ریفارمر ہندوستان میں باہر سے آئے اور وہ اپنی اعلیٰ درجہ کی تعلیمات سے ہندوستان کے اہل مذاہب کو حیران، ششدر اور گرویدہ بنا دے۔ احساس برتری کے باعث لاماؤں نے مسیح کو بدھ مذہب کا ایک ایسا شاگرد ظاہر کیا جس نے بدھ مراکز میں تعلیم حاصل کی اور بدھ ہی کی تعلیمات کو ہندوستان میں لوگوں کے سامنے پیش کیا۔

نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ خود نوٹووچ کو بھی صلیب کے بعد مسیح کی آمد ہندوستان کی روایت کا علم تھا۔ تبت کے صحیفوں میں یہ روایت بھی اس کے سامنے آئی لیکن غالباً چرچ کے بے پناہ دباؤ کے باعث اس کے اظہار سے وہ رُکا رہا۔

اس دوسری روایت کا ثبوت ایک جرمن ڈاکٹر کے روزنامچے سے ملا ہے جس نے نوٹووچ کا چار ماہ تک علاج کیا۔ یہ روزنامچہ لداخ کے موراوین مشن میں محفوظ ہے۔ آثار قدیمہ کے ایک ماہر نے بچشم خود ان روزناموں کو دیکھا ہے۔ گذشتہ سال میں جب بھارت گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ لداخ کے موراوین مشن کے پادری مسٹر جے جی ہنٹرک ہیں جو کہ منسوری میں بائیبل کا تبتی زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں۔ ان کے مشن ہاؤس واقع لیہہ (لداخ) میں اٹھارویں اور انیسویں صدی کے جرمن ڈاکٹروں کے جرمنی زبان میں لکھے ہوئے روزنامچے محفوظ ہیں۔ ان میں روسی سیاح نکولس نوٹووچ کے بارہ میں ایک صفحہ لکھا ہوا ملا ہے۔ جس میں ڈاکٹر مارکس نے لکھا کہ:۔

"نکولس بیمار پڑا اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ میں اس کا معالجہ کرتا رہا۔ وہ یہاں چار مہینے رہا۔ اس نے بدھی کتابوں سے اس نے حضرت عیسیٰ کی پوشیدہ زندگی کے متعلق معلومات حاصل کئے ہیں کہ حضرت نہیں مرے۔ بلکہ ہندو، نیپال، تبت اور کشمیر تشریف لائے"

اس شہادت سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ وہ مشرق میں صلیب کے بعد آئے نہ کہ پہلے۔ بھارت کے اخبارات میں یہ خبر بھی شائع ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح کی نامعلوم زندگی کے متعلق لداخ کے بعض علماء مواد جمع کر رہے ہیں۔

الغرض مشرق میں دو طرح کی روایات ملتی تھیں بعض میں بچپن میں آنے کا ذکر تھا اور بعض میں صلیب کے بعد۔ چنانچہ ایک دوسرے شامی مؤرخ نکولس نے لکھا ہے کہ کشمیر میں یہ روایت پائی گئی کہ حضرت مسیح واقعہ صلیب کے بعد آئے لیکن تبت، لداخ اور دوسرے علاقوں میں بچپن والی روایت مشہور رہی کہ چودہ سال سے لے کر ۲۹ سال کی عمر کا عرصہ آپ نے یہاں بسر کیا۔ نوٹووچ کو بھی ... زیادہ ایسی روایتوں کا علم تھا۔ بدھ صحیفوں میں غالباً طور پر اسے یہ روایت ملی تھی کہ صلیب کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام تشریف لائے تھے اور وہ روایت اس روایت کا ذکر نوٹووچ نے اپنے احباب سے بھی کیا۔ لیکن اپنی کتاب میں اس روایت کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ پہلی روایت لکھ دی۔

ڈاکٹر مارکس کا روزنامچہ صحیح روایت کی نشاندہی کر رہا ہے۔ جب نوٹووچ پر اعتراض ہؤا کہ آپ کا تبت جانا ثابت نہیں تو انہوں نے کتاب کے انگریزی ایڈیشن میں ڈاکٹر مارکس کا حوالہ دیا کہ اُن سے پوچھ لیا جائے۔ لکھتے ہیں:۔

"لداخ میں ایک انگریز ڈاکٹر مسٹر کارل مارکس نے جو سرکار انگریزی کے ملازم تھے میرا علاج کیا تھا چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف کا خط مورخہ ۱۴ رنومبر ۱۸۸۷ء میرے پاس موجود ہے کیا ہی خوب ہو کہ میرے تبت جانے کا حال براہِ راست ڈاکٹر صاحب موصوف سے دریافت کیا جائے"

ظاہر ہے کہ جرمن ڈاکٹر مارکس، نوٹووچ کے خاص احباب میں سے تھے۔ ان کی شہادت کو خود نوٹووچ نے پیش کیا ہے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ اس ڈاکٹر کا روزنامچہ جہاں یہ شہادت مہیا کر رہا ہے کہ نوٹووچ کو حیاتِ مسیح کا نیا مواد ملا ہے وہاں اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد آنے والی روایت کا جو کہ بدھ صحیفوں میں پائی گئی علم نوٹووچ کو علم تھا۔ اپنے دوستوں سے اس نے اسی روایت کا ذکر کیا یہ روایت کہ حضرت عیسیٰ بچپن میں آئے تھے غالباً بعد میں اس کے علم میں آئی۔ نوٹووچ نے اپنی کتاب میں پہلی روایت کا ذکر نہیں کیا۔ اپنے ذاتی عقائد مانع تھے۔ یا چرچ کا دباؤ۔ دونوں سے ایک بات ظاہر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" فرماتے ہیں:۔

"یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے پہلے ہندوستان کی طرف آئے تھے اور نہ اس وقت کوئی ضرورت اس سفر کی پیش آئی تھی بلکہ یہ ضرورت اس وقت پیش آئی جبکہ بلاد شام کے یہودیوں نے حضرت مسیح کو قبول نہ کیا اور ان کو اپنے زعم میں صلیب دے دیا . . .
. . . . . اس وقت حضرت مسیح نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر یہودیوں کے اس گمشدہ فرقے ہندوستان کی طرف آ گئے تھے ان ملکوں کی طرف قصد کیا"
(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۵۳)

(شکریہ ماہنامہ الفرقان ربوہ)

لجنہ اماءاللہ بنگلور کا شاندار جلسہ

لجنہ اماءاللہ بنگلور کا ماہانہ جلسہ حسب معمول اس ماہ ۷ر اپریل ۱۹۶۵ء کو ہونا چاہیئے تھا۔ اس اعلان پر کہ جنوبی ہند کے تبلیغی دورہ پر علماء سلسلہ کا ایک وفد ۴ سے ۵ر اپریل کو بنگلور تشریف لا رہا ہے تو لجنہ اماءاللہ فائدہ اٹھانے کی غرض اپنا ماہانہ جلسہ بجائے ۷ر اپریل کے ۴ر اپریل کو مقرر کیا۔ جلسہ خاکسارہ کے مکان پر منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت نائب صدر مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ لجنہ بنگلور نے فرمائی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی کی تقریر تھی۔ موجودہ زمانہ کی مشکلات کا حل بعثت ایک موعود اقوام عالم کا انتظار اور اس کے ظاہر ہونے کی وجہ سے مذہبی سماجوں میں انقلاب پر روشنی ڈالی اسلام پر عمل کرنے اور اس کی تعلیم کو پھیلانے کی طرف توجہ دلائی آپ کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج میسور اسٹیٹ نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مبسوط تقریر فرمائی اور آپ کا احسان عورتوں پر اور عورتوں کے لئے نیک اسباق بتلائے اور تلقین کی اس پیارے نبی کے اسوۂ حسنہ پر چلنا ہمیں سعادت ہے۔ آپ کے بعد مکرم مولوی محمد حنیف صاحب ... مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس نے بتلایا۔ عورتوں کے اندر اپنے خدا کو راضی کرنے اور اپنی اولاد کو تربیت کرنے کے لئے کس قدر جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے آپ نے حضرت بی بی ہاجرہ کی مثال پیش کی۔ بتایا کہ خدا کو راضی کرنے کے لئے اپنے ننھے سے بچے حضرت اسمٰعیلؑ کو لے کر تنہا ایک بے آب و گیاہ جنگل میں رہنا پسند کر لیا اور پھر اپنی اولاد کو کس طرح تربیت کی کہ آپ کا اکلوتا بیٹا اسماعیلؑ کو جب آپ کے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے حکم سے ذبح کرنا چاہا تو یہ ننھا سا بچہ اپنی جان دینے کے لئے تیار ہو گیا تاکہ اللہ تعالیٰ کا منشاء پورا ہو۔ مولوی صاحب کی تقریر کا حاضرین پر اتنا اثر ہوا کہ سب کے سب روحانی دنیا میں کھو گئے تھے۔ آپ نے عورتوں کو اسلامی شریعت پر چلنے کی پابندی اور اولاد کی تربیت پر زور دیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا جلسہ بہت کامیاب رہا اور جلسہ کی حاضری تقریباً ڈیڑھ سو پر مشتمل تھی بغیر احمدی مستورات کثیر تعداد میں شریک جلسہ تھیں اور بہت اچھا اثر لے کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل صحت و درازیٔ عمر کیلئے اور سلسلہ عالیہ کی ترقی کیلئے دعا کی۔ صدر نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا جلسہ دعا کے ساتھ برخواست ہوا۔ الحمد للہ۔ چائے سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ ناظرین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

(... سیکرٹری لجنہ اماءاللہ بنگلور)

پروگرام دورہ مولوی محمد ولی الدین صاحب انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ بہار و یوپی ورنہ ۶۳/۴/۲۷ تا ۶۳/۷/۳۱

جملہ جماعتہائے احمدیہ بہار و یوپی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد ولی الدین صاحب انسپکٹر بیت المال مورخہ ۶۳/۴/۲۷ تا ۶۳/۷/۳۱ بغرض پڑتال حسابات اور وصولی چندہ جات وغیرہ کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بہار و یوپی سے توقع ہے کہ وہ اس معاملہ میں مکرم انسپکٹر صاحب موصوف سے کماحقہٗ تعاون فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
۱	کٹک	-	-	۲۷-۴-۶۳	
۲	سوبھنڈالہ	۲۸-۴-۶۳	۲	۳۰ 〃 〃	
۳	موسی بنی مائنز	۳۰ 〃 〃	۴	۴-۵-۶۳	
۴	جمشید پور	۵-۵-۶۳	۳	۸ 〃 〃	
۵	رانچی	۹ 〃 〃	۲	۱۱ 〃 〃	
۶	آرکھا	۱۲ 〃 〃	۱	۱۳ 〃 〃	
۷	برہ پورہ	۱۴ 〃 〃	۲	۱۶ 〃 〃	
۸	بھاگلپور	۱۷ 〃 〃	۳	۲۰ 〃 〃	
۹	بلاری	۲۱ 〃 〃	۲	۲۳ 〃 〃	
۱۰	خانپور ملکی	۲۴ 〃 〃	۳	۲۷ 〃 〃	
۱۱	پک مسکن	۲۸ 〃 〃	۲	۳۰ 〃 〃	
۱۲	اوری	۳۱ 〃 〃	۱	۱-۶-۶۳	
۱۳	مونگھیر	۲-۶-۶۳	۳	۵ 〃 〃	
۱۴	مظفرپور	۶ 〃 〃	۳	۹ 〃 〃	
۱۵	پٹنہ	۱۰ 〃 〃	۱	۱۱ 〃 〃	
۱۶	آرہ	۱۲ 〃 〃	۱	۱۳ 〃 〃	
۱۷	بنارس	۱۳ 〃 〃	۲	۱۵ 〃 〃	
۱۸	معبودی	۱۶-۶-۶۳	۱	۱۷ 〃 〃	
۱۹	فیض آباد	۱۸ 〃 〃	۱	۱۹ 〃 〃	
۲۰	گونڈہ	۲۰ 〃 〃	۱	۲۱ 〃 〃	
۲۱	لکھنؤ	۲۲ 〃 〃	۲	۲۴ 〃 〃	
۲۲	پھوگاؤں	۲۵ 〃 〃	۱	۲۶ 〃 〃	
۲۳	مالٹ مسکرا	۲۷ 〃 〃	۳	۳۰ 〃 〃	
۲۴	کانپور	۱-۷-۶۳	۳	۴-۷-۶۳	
۲۵	بریلی	۵ 〃 〃	۱	۶ 〃 〃	
۲۶	علی پور کھیڑہ	۷ 〃 〃	۱	۸ 〃 〃	
۲۷	شکلا گھنو	۹ 〃 〃	۲	۱۱ 〃 〃	
۲۸	صالح نگر	۱۲ 〃 〃	۲	۱۴ 〃 〃	
۲۹	سانیہن	۱۵ 〃 〃	۱	۱۶ 〃 〃	
۳۰	بجے پور	۱۸ 〃 〃	۱	۱۹ 〃 〃	
۳۱	دہلی	۲۰ 〃 〃	۲	۲۲ 〃 〃	
۳۲	پنچوٹی	۲۴ 〃 〃	۱	۲۵ 〃 〃	
۳۳	انبیٹہ	۲۶ 〃 〃	۲	۲۸ 〃 〃	
۳۴	بجوپورہ	۲۹ 〃 〃	۱	۳۰ 〃 〃	
۳۵	قادیان	۳۱-۷-۶۳	-	-	

درخواست دعا

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہماری والدہ صاحبہ محترمہ جنہیں ذیابیطس کا عارضہ ہے۔ اور دل کی بھی تکلیف ہے۔ حال ہی میں ان کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ الحمد للہ کامیاب رہا ہے۔ لیکن بشوکر زخم درست کرنے کے لئے تقریباً ۷۵ دن لگا۔ محترمہ والدہ صاحبہ کو ڈاکٹری مشورہ کے تحت چارپائی پر لیٹنا پڑا جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جلدی

۲- والدہ محترمہ کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ ہمارا تمام خاندان انکی اس بیماری سے بہت متفکر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے صحت دے۔ آمین۔ خاکسار مرزا عبد الحق درانخوان

مالی سال کا آخر

صدر انجمن احمدیہ کا موجودہ مالی سال ۳۰ را پریل کو ختم ہو رہا ہے جس میں اب چند دن باقی ہیں۔ جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو گیارہ ماہ کی وصولی چندہ جات اور بقایا کی پوزیشن سے اطلاع دی جا چکی ہے۔ متعدد جماعتوں کی تاتاریخ وصولی چندہ جات بجٹ کے مطابق نہیں ہے۔ اور بعض جماعتوں کی طرف سے وصول شدہ جات کی رقم بجٹ کے مقابل پر بہت کم ہے۔

لہٰذا جملہ احباب جماعت اور عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس آخری مہینے میں اپنی اپنی جماعت سے وصولی چندہ جات کے لئے خاص کوشش اور جد و جہد کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

پس جن جماعتوں میں مرکزی چندوں کی وصول شدہ رقم تاحال مرکز میں بھجوائی باقی ہو اُن کو چاہیئے کہ فوری توجہ فرمائیں اور بلا تاخیر جمع شدہ رقوم مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ ۳۰ را پریل تک داخل خزانہ ہو کر موجودہ مالی سال میں شامل ہو سکیں۔

امید ہے کہ جملہ احباب جماعت و صدر صاحبان اور عہدیداران مال ان چند ایام میں وصولی چندہ جات کے کام کو زیادہ سے زیادہ تیز کر کے گزشتہ کمی کا ازالہ کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

زکوٰۃ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تفسیر کبیر جلد ششم حصہ اول کے صفحہ ۲۲۹ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف قرآن کریم میں بار بار توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ روپیہ بے شک کماؤ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اسلام نے بے شک روپیہ کو بند رکھنا ناجائز قرار دیا ہے۔ مگر روپیہ کمانا منع نہیں کیا۔ پس فرماتا ہے کہ اگر تم روپیہ کماتے ہو اور کچھ روپیہ اپنی ضرورت کے لئے عارضی طور پر جمع کر لیتے ہو۔ جس پر ایک سال گزر جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کماتا ہے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا۔ اگر دنیا کو وہ دین کی خاطر کما رہا ہوتا تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا اور پوری دیانتداری کے ساتھ ادا کرتا لیکن جب وہ زکوٰۃ نہیں ادا کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے۔ خدا تعالیٰ کے حکام کا تابع نہیں۔"

ناظر بیت المال قادیان

قادیان میں شادی کی تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

چونکہ ایک جگہ پر بٹھا کر ان تمام افراد کے کھانے کا انتظام ممکن نہ تھا اس لئے مستورات اور بچوں کا کھانا نہایت تیار اور تنظیم کے ساتھ ان کے گھروں میں بھیج دیا گیا اور مردوں کو نصرت گرلز سکول کے صحن میں بعد نماز مغرب کھانا کھلایا گیا۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور اس سے نیک اور خادم دین نسل چلائے۔ آمین۔

محترم سیٹھ صاحب موصوف نے اس خوشی کے موقعہ پر وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کے علاوہ یوپی برادری کے رواج کے مطابق تمام درویش بھائیوں اور بہنوں کو اپنا روحانی رشتہ دار سمجھتے ہوئے ان کی خدمت میں پارچات کا تحفہ پیش کیا نیز تمام گھروں میں مٹھائی بھی تقسیم فرمائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

محترم سیٹھ صاحب موصوف نے مجھ سے اپنے بچے کی شادی کے سلسلہ میں انتظام کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی اور باوجود اس کے کہ مجھے ان ایام میں ربوہ جانا بھی ضروری تھا۔ میں اس شادی کے اختتام تک اس غرض سے قادیان میں رکا رہا۔ اس سلسلہ میں جملہ انتظامات سرانجام دینے میں میرے ساتھ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل۔ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب اور مکرم حکیم بدرالدین صاحب عامل نے ہفتہ عشرہ تک کافی وقت صرف کر کے بلکہ بعض ایام میں سارا سارا دن لگا کر متعلقہ کاموں کی وقت سے پہلے تکمیل کر دی۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب نے اپنا رہائشی مکان (یعنی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا مردانہ حصہ مکان) محترم سیٹھ صاحب کی سہولت کی خاطر خوشی خالی کر دیا۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز نے بھی مختلف انتظامی معاملات میں تعاون دیا۔ علاوہ ازیں اللہ کر یہ احباب کے علاوہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر۔ ماسٹر محمد حسین صاحب چوہدری عبدالقدیر صاحب بورڈران مدرسہ احمدیہ اور دیگر ان میں سے ان تمام احباب جنہیں مختلف کام سپرد کئے گئے تھے مجھ سے پورا تعاون کیا اور بڑی عمدگی سے اپنے مفوضہ کاموں کو سرانجام دیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تقریباً اکثر درویشان نے کسی نہ کسی رنگ میں اس تقریب کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ یہ شادی کسی غیر کی نہیں بلکہ اپنے عزیز اور روحانی رشتہ دار کی تھی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

محترم سیٹھ صاحب موصوف نے اس خوشی کی تقریب میں مبلغ سات صد روپے اخبار بدر کے پرچوں کے لئے عنایت فرمائے ہیں۔ آپ کی خواہش ہے کہ اس میں سے ۵۰ پرچے ان کی طرف سے مختلف لائبریریوں اور زیر تبلیغ غیراز جماعت افراد وغیرہ کے نام سال بھر کے لئے جاری کر دیئے جائیں اور ۱۰۰ پرچے ایسے افراد کے نام جاری کئے جائیں جو اخبار کی پوری قیمت یعنی سات روپے سالانہ چندہ دینے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ایسے افراد سے نصف قیمت وصول کر کے اور نصف قیمت محترم سیٹھ صاحب کی طرف سے ادا کر کے ۱۰۰ پرچے جاری کر دیئے جائیں۔ خدا تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ضروری اعلان

تبلیغی اغراض کیلئے نظارت ہذا کو تفسیر قرآن کریم انگریزی مکمل سیٹ کی آئے دن ضرورت رہتی ہے چونکہ اس کی بعض جلدیں پارہ ۱ تا ۱۰ اور ۱۱ تا ۱۵ نہیں مل رہیں۔ جسلئے بڑی دقت پیش آتی ہے سو اگر کسی دوست کے پاس یہ دونوں جلدیں جیسا ان میں سے کوئی ایک ہو تو وہ نظارت کو کرم ازکم ہدیہ قبول کرنے کی تعیین کے ساتھ اطلاع دیں چونکہ یہ کتب تبلیغی اغراض میں کام آئیں گی اسلئے دوست ثواب کے مستحق ہوں گے۔

والسلام خاکسار

مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خبریں

کراچی ۲۲ر اپریل۔ بھارت اور پاکستان کے مابین کشمیر اور دیگر متعلقہ مسائل کے متعلق بات چیت کا پانچواں دور آج صبح کراچی میں شروع ہو گیا۔ بھارتی وفد کے رہنما ریلوے منسٹر سردار سورن سنگھ ہیں جبکہ پاکستانی وفد کی رہنمائی وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کر رہے ہیں۔ ابتدائی اجلاس میں ایک گھنٹہ جاری رہا۔ بعد میں مسٹر بھٹو نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اب تک جو بات ہوئی ہے۔ اس تاریخ طویل ترین پورا اجلاس تھا۔ باخبر حلقوں نے بتایا کہ ابتدائی اجلاس کی بات چیت میں اس مطلب کے لئے میدان تیار ہو گیا کہ بات چیت کا سلسلہ وہاں سے شروع کیا جائے۔ جہاں کہ یہ کلکتہ کانفرنس میں چھوڑی گئی تھی۔

چنڈی گڑھ ۲۲ر اپریل۔ پنجاب گورنمنٹ نے آج صوبہ بھر کے کھانڈ کے بیوپاریوں کے نمائندوں کے ساتھ ایک میٹنگ میں کھانڈ کی خرید و فروخت کا طریقہ اور بیوپاریوں کا منافع مقرر کر دیا۔ میٹنگ میں تقریباً ۷ بیوپاری شامل ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ سرکار سات روز تک نئے طریقہ کا تجربہ کرے گی۔ اگر حالات حسب تسلی بخش نہ ہوئی تو کارڈ سسٹم شروع کر دیا جائے گا۔ اور ایک کارڈ کی خرید کی حد مقرر کر دی جائے گی۔ بیوپاریوں نے فیصلہ کیا ہے کہ بازار میں کھانڈ کا بھاؤ ایک روپیہ پیس نئے پیسے فی کلو سے زیادہ نہیں ہونے دیں گے۔ پنجاب کو کھانڈ کی موجودہ مشکلات حل کرنے کے لئے پانچ ہزار ٹن کا خاص کوٹہ دیا گیا ہے ویسے معمول کے لئے پنجاب کا ۱۴ ہزار ٹن کا کوٹہ مقرر ہوا ہے۔ اس میں سے ۹ ہزار ٹن یوپی کی طرف سے اور ۵ ہزار ٹن پنجاب کی طرف سے دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۲ر اپریل۔ دہلی کے کسٹمز حکام نے چار دنوں میں چھاپے مار کر ۱۴ لاکھ روپیہ کی مالیت کا سمگل شدہ مال پکڑا ہے۔ اس میں گھڑیاں۔ فونٹین پن۔ ٹرانسسٹر اور کپڑا شامل تھا۔

نئی دہلی ۲۲ر اپریل۔ آج راجیہ سبھا کا اجلاس پھر سے شروع ہو گیا۔ اس میں ڈپٹی وزیر خوراک شری تھامس نے بتایا کہ کھانڈ کی قیمتیں ایک ہفتہ یا دو دنوں میں نارمل سطح پر آجائیں گی کھانڈ کا کنٹرول آرڈر ۱۷ر اپریل کو جاری ہوا تھا۔ صوبائی سرکاروں کو کھانڈ کی گرانی اور منافع خوری کو روکنے کے لئے ضروری اختیارات دیئے گئے ہیں۔ صوبہ کو کھانڈ کی خاص مقدار الاٹ کی جائے گی۔ اور انہیں ضروری انتظامات کرنے میں ایک ہفتہ لگ جائے گا۔

کلا رانسی ۲۲ر اپریل۔ مرکزی ہوم منسٹر شری لال بہادر شاستری نے یہاں ایک مشکل میں

۲۲۔ کا ایک جتی کو نقصان پہنچے گا بلکہ اس تصفیہ میں مزید رکاوٹ بھی پیدا ہو جائے گی۔

نئی دہلی ۲۲ر اپریل۔ ہنا سپتی کو رنگ دینے کے سلسلہ میں تحقیقات کرنے والی ماہرین کی کمیٹی اپنی رپورٹ آئندہ چند ماہ تک مرکزی سرکار کو پیش کر دے گی۔ یہ بیان آج راجیہ سبھا ڈپٹی وزیر خوراک نے دیا۔ کئی ممبران نے یہ دریافت کیا کہ اصل گھی میں بناسپتی کی ملاوٹ کو روکنے کے مسئلہ کو حل کرنے کے سلسلہ میں اتنی طویل تاخیر کیوں کی جا رہی ہے۔ کچھ ممبران نے کہا گورنمنٹ اس وقت تک جا سپتی تیار کرنے والے کارخانوں کو پسند نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ بناسپتی کو دینے والا کوئی رنگ نہیں مل جاتا جس کے جواب میں ڈپٹی وزیر خوراک نے ... رنگ ... ۔ ... کی ... پہنچے ... سلسلہ میں ... کی کوشش ...

تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت میں ۶۰ فیصدی آدمی ایسے ہیں جن کی زبان ہندی نہیں ہے وہ علاقائی زبانیں بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ انہی میں کام کاج کرتے ہیں۔ وہ فوری طور پر ہندی کا استعمال شروع نہیں کر سکتے۔ باقی ۴۰ فیصدی کی آبادی اچھی طرح ہندی جانتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہندی نہ جاننے والوں اور جاننے والوں کے مفادات کیسے محفوظ رہیں۔ اتر پردیش پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسے مفاہمت کے جذبہ کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اس بات کا امکان ہے کہ یوپی کے لوگوں کو اکسایا جائے۔ لیکن انہیں گمراہ نہیں ہونا چاہیئے۔ لوگوں کو ہندی کی پڑھائی جاری رکھنی چاہیئے۔ لیکن انہیں انگریزی کا تیاگ نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جب ہندی واحد سرکاری زبان بن جائے گی تو بھی انگریزی کارو بار نظم و نسق اور سائنس اور ٹیکنالوجی کی اعلیٰ تعلیم میں بھی جاری رہے گی۔

مقابلہ کے کئی امتحانات میں انگریزی نہیں جانتے ہوں گے تو نقصان اٹھائیں گے اور پیچھے رہ جائیں گے۔

پیکنگ ۲۲ر اپریل۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے کل رات ایک ضیافت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ چین ایسی کوئی کارروائی نہیں کرے گا جس سے صورت حال بگڑ جائے اور براہ راست بات چیت کے امکانات کو کوئی نقصان پہنچے۔ چین سرکار نے یہ ضیافت عرب جمہوریت کے وزیر اعظم کے اعزاز میں دی۔ اس موقعہ پر چو این لائی نے کہا۔ کہ اگرچہ بھارت ابھی تک بات چیت کے لئے تیار نہیں ہوا تاہم موجودہ جنگ بندی اور فوجوں کی ایک دوسرے سے علیحدگی جاری رہے گی۔ تاوقتیکہ بھارت بھارت اپنی فوجی اشتعال انگیزی اور مسلح دست اندازی پھر شروع نہ کرے۔ مسٹر چو این لائی نے کہا کہ بھارت کو چین کے ساتھ سرحدی جھگڑے کے پر امن تصفیہ کے لئے بات چیت شروع کرنی چاہیئے۔ چین دوسرے پڑوسی ملکوں کے ساتھ سرحدی جھگڑوں کا تصفیہ کر چکا ہے۔ اگر جاپان کی سرحد کے جھگڑے کا ابھی تک تصفیہ نہیں ہو سکا۔ تو اس کے لئے کمیونسٹ چین نہیں بلکہ بھارت ذمہ دار ہے ہم بھارت کے ساتھ اپنے سرحدی جھگڑے میں کسی غیر ملکی مداخلت کے سخت خلاف ہیں۔ کیونکہ غیر ملکی مداخلت صرف ایشیائی ... ۔۔۔